بسم الله الرحمن الرحيم

استفتاآت

حج

اور اُن کے جوابات

ولی امر مسلمین و مرجع تقلید

حضرت آیت اللہ العظمیٰ سیّد علی الحسینی الخامنہ ای دام ظلہ الوارف

- استفتاآت حج اور ان کے جوابات
- ولی امر مسلمین و مرجع تقلید حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی الحسینی خامنہ ای مدظلہ العالی
- ناشر ——— سازمان فرہنگ و ارتباطات اسلامی، ادارۂ ترجمہ و اشاعت
- ترجمہ ——— جناب سید احتشام عباس زیدی
- خطاطی ——— سید روح اللہ رضوی کشمیری
- سال طبع ——— رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ

ISBN 964-6177-84-0

فہرست

- پیش لفظ ——— ۷
- استطاعت ——— ۹
- نیابت ——— ۱۳
- احرام ——— ۱٦
- محرّماتِ احرام ——— ۲۰
- طواف ——— ۲۷
- نمازِ طواف ——— ۳۴
- سعی ——— ۳٦
- حلق و تقصیر ——— ۳۹
- وقوف ——— ۴۴

- رمی جمرہ (کنکریاں مارنا) ــــــــــ ۴۶
- قربانی ــــــــــ ۴۸
- منیٰ میں ٹھہرنا ــــــــــ ۵۲
- عمرۂ تمتع کے بعد شہر مکہ سے باہر جانا ــــــــــ ۵۳
- عمرہ ــــــــــ ۵۵
- دو عمرہ کے درمیان فاصلہ ــــــــــ ۵۵
- کفّارات ــــــــــ ۵۶
- نماز جماعت ــــــــــ ۵۷
- مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ میں نماز ــــــــــ ۶۳
- نماز مسافر ــــــــــ ۶۵
- متفرق ــــــــــ ۶۷
- زیارات اور دعائے عرفہ ــــــــــ ۶۹

پیش لفظ

حج بیت اللہ کی نورانی اور روح پرور سعادت سے مشرف ہونیوالے لاکھوں مسلمان اور مؤمنین ہر سال اس سرچشمۂ نور و حیات سے اپنے باطنی و حقیقی وجود کو پاک اور اپنی معنوی زندگی کو بالیدہ کرتے ہیں۔ جناب ابراہیم علیٰ نبیّنا و علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آنیوالوں کا یہ سیل بیکراں حج بیت اللہ کے ذریعہ اس عظیم بت شکن سے زمان و مکان، ہوا و ہوس، رنگ و نسل اور ملک و ملّت کے تمام بتوں کو توڑنے اور خدائے وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں سر نیاز خم کرنے کا لافانی درس آج بھی سیکھ رہا ہے۔

اسلامی انقلاب کے بانی حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بزرگ مراجع عظام کے بعد جب امت اسلام نے رہبر انقلاب اسلامی

حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی کو مرجعیت کی عظیم ذمہ داری بھی سونپ دی تو حج بیت اللہ کے لئے آنیوالے ہزاروں مومنین اور مقلدین کو حج کے مبتلا بہ مسائل میں آپ کے نظریات جاننے اور ان کے مطابق عمل کرنے کا شدت سے احساس ہوا۔ اگرچہ معظم لہ کا بعثہ حج کے دوران اس فریضے کو بحسن وخوبی انجام دیتا ہے اور سوال کرنے والوں کو ان کے جوابات مل جاتے ہیں، لیکن اس ضرورت کے پیش نظر کہ معظم لہ کے نظریات کثیر تعداد میں اردو دان طبقے کے ہاتھوں تک بھی پہنچ جائیں، ہم مناسک واحکام حج سے متعلق آپ کے استفتاآت کا مجموعہ قارئین کی نذر کر رہے ہیں تاکہ آپ کے مقلدین پورے اطمینان کے ساتھ اعمال حج بجالائیں۔

خداوند عالم ہم سب کو سالہا سال حج ابراہیمی کی سعادت سے نوازے اور حج، اوج اسلام اور فلاح مسلمین کی دائمی جلوہ گاہ بن کر نمایاں ہو۔ آمین

"ادارہ"

استطاعت

س ۱ : قافلوں کے کارکن ، ڈاکٹر، رضاکار اور دوسرے افراد جو اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے میقات آتے ہیں کیا مستطیع ہیں اور انھیں "حج اسلام" بجالانا چاہئے یا نہیں ؟

ج اگر اعمال حج کا بجالانا ان کے فرائض کی ادائیگی میں حارج نہ ہو اور سفر حج کی واپسی میں زندگی بسر کرنے کے لئے ان کے پاس عرفی اعتبار سے مناسب وسائل حیات موجود ہوں تو وہ مستطیع ہیں۔

س ۲ : جو لوگ حوزہ علمیہ قم کے شہریہ سے زندگی بسر کرتے ہیں کیا وہ قرض لے کر خود کو مستطیع کر سکتے ہیں کہ بعد میں شہریہ سے قرض ادا کریں اور کیا یہ حج "حج اسلام" قرار پا سکے گا ؟

ج قرض کے ذریعہ استطاعت حاصل نہیں ہوتی۔

س ۳ : کارکنوں کا جو اسٹاف قافلوں کے ساتھ حج کے لئے آتا ہے ان میں اکثر مستطیع نہیں ہیں انھیں حج نصیب ہوجاتا ہے یہ لوگ اپنے پہلے سفر میں "حج اسلام" کی نیت کرتے ہیں کیا ان افراد کا (حج کے لئے) مشرف ہونا جو شاید ایک بار سے زیادہ بھی ہو ان کی استطاعت کے لئے کافی ہے؟ یا جب بھی وہ مستطیع ہوں انھیں دوبارہ حج کرنا ہوگا اور بعد کے سفروں میں ایسے افراد کی نیت کیا ہوگی؟

ج اگر ان میں استطاعت کے شرائط پائے جاتے ہوں چاہے وہ (شرائط) میقات پر پہنچنے کے بعد پیدا ہوں تو یہ ان کے "حج اسلام" کے لئے کافی ہے ورنہ جب بھی مستطیع ہوں "حج اسلام" بجالائیں۔

س ۴ : میں نے سنہ ۱۳۶۳ ھ ش میں استطاعت کی بنا پر مکہ مکرمہ جانے کیلئے نام نویسی کرائی تھی اور چونکہ قرعہ میں میرا نام نہیں آیا لہذا میں حج کی سعادت حاصل نہ کرسکا۔ اس وقت مالی اعتبار سے مجھ میں حج کی استطاعت نہیں ہے۔ آپ کی نظر مبارک میں کیا میں حج سے بری الذمہ ہوگیا ہوں یا نہیں؟

ج اگر پہلے، جب آپ مالی اعتبار سے حج کی استطاعت رکھتے تھے اور آپ کو حج کی اجازت نہ مل سکی اور اس وقت جبکہ آپ مالی استطاعت نہیں رکھتے، دونوں صورتوں میں آپ پر حج واجب نہیں ہوا ہے مگر یہ کہ انشاء اللہ

آپ میں پھر وجوب حج کے شرائط پیدا ہو جائیں ۔

س ۵ : میں نے پانچ سال پہلے شادی کی ہے اور میرا مہر مثلاً پندرہ لاکھ ہے کیا مجھ پر واجب ہے کہ شوہر سے مہر طلب کروں اور حج کے لئے جاؤں یا نہیں جبکہ یہ پیسے شوہر کے پاس نہ ہوں، آیا مجھ پر حج واجب ہے یا نہیں ؟ اور یا پیسے شوہر کے پاس موجود ہوں لیکن میں اس وقت اس سے طلب نہ کروں کیا اس صورت میں بھی مجھ پر حج واجب ہے یا نہیں ؟

ج شوہر اگر مہر ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو اس سے مطالبہ کیجئے اور اگر آپ میں حج کی استطاعت کے دوسرے شرائط موجود ہوں تو حج واجب ہے ۔

س ٦ : موجودہ حالات میں کہ میں ایک گھر خریدنے پر قادر نہیں ہوں کیا مجھ پر حج واجب ہے اور واجب ہونے کی صورت میں کیا میں ہر حال میں حج جانے کا اقدام کروں ؟

ج اگر آپ کو اپنا گھر خریدنے کی ضرورت ہے تو آپ اسی صورت میں مستطیع ہو سکتے ہیں کہ آپ کے پاس اپنا ذاتی گھر یا اس (کی خرید) کا پیسہ موجود ہو ۔

س : خدا کے فضل و کرم سے مجھے رہبر انقلاب دام ظلّہ کے بعثہ کے مبلغ کے عنوان سے سفر حج کی سعادت نصیب ہوئی ہے اور میں ان ہی کی اجازت سے امامؒ کی تقلید پر باقی ہوں کیا میں شرائط "حج اسلام" منجملہ رجوع بکفایت کی شرط کے سلسلہ میں حضرت آیت اللہ خامنہ ای کے فتوے کی طرف رجوع کر سکتا ہوں؟ اور کیا وہ رجوع بکفایت کو شرط نہیں جانتے؟

ج: مکلّف امامؒ کے جس مسئلہ سے بھی عدول کرنا چاہے کر سکتا ہے اور استطاعتی حج میں رجوع بہ کفایت (یعنی حج کے بعد سال کا خرچ موجود ہونا) شرط ہے لیکن دینی علوم کے محترم طلاب جو حوزہ علمیہ سے شہریہ حاصل کرتے ہیں حوزہ کے شہریہ سے انھیں رجوع بہ کفایت حاصل ہے۔

نیابت

س ۸ : کیا نائب، حج کی نیابت میں اپنے مرجع تقلید کے فتوے پر عمل کرے گا یا جس کی نیابت کر رہا ہے اس کے مرجع تقلید کے فتوے پر ؟

ج نائب اپنے مرجع تقلید کے فتوے پر عمل کرے گا ۔

س ۹ : معذور کے لئے حج کی نیابت جائز ہے یا نہیں ؟ اور کیا آپ عمرۂ تمتع کے بعد بغیر احرام کے حرم سے خارج ہونے کو عذر سمجھتے ہیں ؟

ج معذور کا نائب ہونا جائے اشکال ہے اور مذکورہ حالت میں خارج ہونا عذر کے موارد میں سے نہیں ہے ۔

س ۱۰ : میں نے پچاس سال سے زیادہ اپنے شوہر کے ساتھ زندگی بسر کی میرے کوئی اولاد نہیں ہے فقط میرے شوہر کی دو بہنیں ہیں ۔ حج تمتع کی نام نویسی کے وقت میرے مرحوم شوہر نے حج کے لئے اپنا نام لکھوایا تھا

جس کے جمع شدہ پیسوں کی رسید موجود ہے۔ یہ رسید اس کے ترکہ میں شامل ہے یا نہیں؟ یا مرنے والے سے تعلق رکھتی ہے کہ اس کا حج انجام پائے؟

ج: سفر حج (کی رقم) کی رسید میّت سے متعلق اور اس کے ترکہ کا جزو ہے لیکن اگر میت پر حج واجب تھا تو اس کے ترکہ سے اس کے لئے نیابتی حج کرایا جائے۔ یوں ہی اگر اس نے وصیت کر دی ہو تو اس کے لئے نیابتی حج کرایا جائے۔

س ۱۱: کیا نیابتی حج میں ممکن ہے کہ بعض اعمال میں نائب بھی (کسی کو اپنا) نائب بنائے یا نہیں؟

ج: اہل عذر کی نیابت محل اشکال ہے ہاں نائب قربانی میں اپنا نائب بنا سکتا ہے۔

س ۱۲: جو شخص دوسرے کی نیابت میں حج سے مشرف ہوا ہے اور حج کی استطاعت نہیں رکھتا لیکن اس میں اس وقت عمرہ مفردہ کرنے کی استطاعت ہے تو عمرہ مفردہ اس پر واجب ہے یا نہیں؟

ج: ظاہر یہ ہے کہ عمرۂ مفردہ نائب پر واجب نہیں ہوتا اور اس کا فریضہ عمرۂ تمتع ہے لیکن مستطیع نائب کے لئے عمرۂ مفردہ بجالانا احوط ہے۔

س ۱۳ : جو شخص اجیر ہونے کی حالت میں معذور نہیں تھا لیکن درمیان میں اسے عذر لاحق ہو گیا، کیا اس کی نیابت صحیح ہے؟

ج: اگر عذر حج کے بعض اعمال کے ناقص ہونے کا سبب نہ ہو مثلاً احرام میں بعض چیزوں کو ترک کرنے سے معذور ہو تو نیابت صحیح ہے لیکن اگر پیش آنے والا عذر اعمال حج کے ناقص ہونے کا سبب ہو تو اس صورت میں اجارہ کا باطل ہونا بعید نہیں ہے اور احتیاط یہ ہے کہ حج کا اعادہ کیا جائے اور اجرت کے سلسلہ میں مصالحت کی جائے۔

احرام

س ۱۴ : جو شخص اہل مدینہ کے میقات سے گذر رہا ہے کیا اس کے لئے ضروری ہے کہ مسجد کے اندر محرم ہو یا مسجد کے باہر محرم ہونا کافی ہے۔

ج مسجد کے اندر محرم ہو۔

س ۱۵ : مسجد شجرہ کی جدید توسیع کے پیش نظر کیا مسجد کے نو تعمیر حصوں میں احرام باندھنا کافی ہے ؟ توجہ رہے کہ قدیم مسجد کے حدود مشخص نہیں ہیں یا ان کی تشخیص بہت مشکل ہے۔

ج احرام موجودہ مسجد کے اندر باندھنا کافی ہے چاہے وہ توسیع شدہ یا نو تعمیر حصہ ہو۔

س ۱۶ : حاجیوں کو مسجد جحفہ کے اندر احرام باندھنا چاہئیے یا آپ اسے مسجد کے باہر بھی جائز سمجھتے ہیں ؟

ج: جحفہ میں مسجد خصوصیت نہیں رکھتی اور لوگ مسجد کے باہر بھی محرم ہو سکتے ہیں۔

س ١٧: جنگی مجروحوں کا مسجد شجرہ کے اندر احرام باندھنا کبھی مجمع کی کثرت کی وجہ سے مشکل ہوتا ہے تو کیا وہ لوگ مسجد کے باہر محرم ہو سکتے ہیں؟

ج: لازم ہے کہ مسجد کے اندر احرام باندھیں یا نذر احرام کے ذریعہ میقات سے پہلے اور مسجد کے باہر محرم ہوں۔

س ١٨: کیا عورتوں کے لئے احرام پہننا لازم ہے؟

ج: عورتیں ہر لباس میں محرم ہو سکتی ہیں مگر وہ لباس خالص ریشمی نہ ہونا چاہیے۔

س ١٩: ان عورتوں کے لئے جو مسجد میں داخل ہونے یا اس میں ٹھہرنے سے معذور ہیں، مسجد شجرہ کے باہر احرام باندھنا جائز ہے یا نہیں۔ ساتھ ہی غیر معذور افراد کے لئے مسجد شجرہ کے محاذات میں احرام باندھنا کیسا ہے؟

ج: اس شخص کے لئے مسجد شجرہ کے باہر سے احرام باندھنا مجزی و کافی نہیں ہے جو اس راہ سے مکہ مکرمہ کی طرف جا رہا ہے۔ لیکن معذور عورتیں گذرنے کی حالت میں مسجد کے اندر محرم ہوں اور اگر مجمع کی کثرت یا کسی اور وجہ سے اس طرح محرم ہونا ان کے لئے ممکن نہ ہو اور وہ عذر کے برطرف ہونے تک ٹھہر بھی نہیں سکتیں تو واجب ہے کہ جحفہ یا

اس کے محاذی سے محرم ہوں یا وہ نذر شرعی کے ذریعہ مدینہ میں اپنی قیام گاہ سے بھی احرام باندھ سکتی ہیں۔

س ۲۰ : کیا میقات سے پہلے احرام باندھنے کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کی نذر منعقد ہو سکتی ہے ؟ اور مجموعی طور سے شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کی نذر کی حیثیت کیا ہے ؟

ج شوہر کی عدم موجودگی میں عورت کی نذر اس کی اجازت پر موقوف نہیں ہے لیکن شوہر کی موجودگی میں احتیاط یہ ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر نذر نہ کرے اور اگر اس صورت میں وہ نذر کرے گی تو نذر منعقد نہ ہوگی۔

س ۲۱ : حج کا احرام قدیم مکہ سے باندھنا چاہئے یا مکہ کے موجودہ شہر کے ہر حصہ سے احرام باندھا جا سکتا ہے ؟

ج احرامِ حج موجودہ مکہ کے ہر حصّہ سے باندھا جائز ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ قدیم مکہ کے حدود سے باہر نہ ہو اور افضل یہ ہے کہ مسجد الحرام میں محرم ہو۔

س ۲۲ : اگر حاجی کو وقوفین کے بعد یا اعمال حج کے تمام ہونے کے بعد یاد آئے کہ وہ محرم نہیں ہوا تھا یا اس نے احرام باندھنا جان بوجھ کر ترک کیا ہو تو

اس کا فریضہ کیا ہے ؟

ج﴾ اگر اس نے عمداً احرام ترک کیا ہے تو اس سوال کی روشنی میں اس کا عمل باطل ہے لیکن اگر وہ حج کا احرام باندھنا بھول گیا اور اعمال کے تمام ہونے یا د توقوفین کے بعد یا جب بھی احرام باندھنے پر قادر نہ ہو اور اسے یاد آجائے اور متوجہ ہو تو اس کا عمل صحیح ہے اور ظاہراً یہ ہے کہ حکمِ جہل نسیان کا حکم ہے یعنی اگر وہ یہ بات اس وقت سمجھے کہ تمام اعمال کو احرام کے ساتھ ادا نہیں کر سکتا تو اس کا حج صحیح ہے اور جہل و نسیان کسی بھی صورت میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگلے سال حج کا اعادہ کرے۔

احرام کے محرّمات

س ۲۳ : کیا محرم رات میں راہ طے کرتے وقت چھت کے نیچے جا سکتا ہے ؟ مثلاً کیا وہ میقات سے مکہ تک چھت دار گاڑی میں سفر کر سکتا ہے ؟

ج شب میں زیر سایہ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر بارش سے بچنے کے لئے ہو تو احوط یہ ہے کہ ترک کرے۔

س ۲۴ : سایہ میں جانے کی حرمت راہ طے کرتے وقت ہے یا جہاں ٹھہرا ہو اور آرام کرنے، کھانا کھانے یا دوسری ضرورتوں کے لئے سواری سے اترا ہو کیا وہاں بھی زیر سایہ نہیں جانا چاہیئے ؟

ج ٹھہرنے کی جگہ زیر سایہ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے چاہے وہ درمیان سفر آرام کرنے اور کھانا کھانے وغیرہ کے لئے ہو ۔

س ۲۵ : کیا حاجی مکہ پہنچنے اور وہاں قیام کرنے کے بعد حرم یا کسی اور جگہ

جاتے وقت زیر سایہ راہ طے کر سکتا ہے یا نہیں ؟

ج: مکہ میں داخل ہونے کے بعد زیر سایہ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے چاہے وہ مسجد الحرام کی طرف جائے یا شہر میں کہیں اور جائے ۔

س ۲۶ : جن دنوں میں محرِم منیٰ میں ہے اور ابھی سر نہیں منڈوایا ہے کیا وہ رمی جمرہ کے لئے مسجد خیف کی طرف جاتے وقت یا قربان گاہ کی طرف جانے وقت راہ میں زیر سایہ جا سکتا ہے یا نہیں ؟

ج: کوئی حرج نہیں ہے ۔

س ۲۷ : میقات میں محرِم ہونے کے بعد مکہ کے موجودہ شہر میں داخل ہونے کے ساتھ ہی سایہ میں جایا جا سکتا ہے یا پہلے قیام گاہ پر پہنچ جائے اس کے بعد سایہ میں جا سکتا ہے ؟

ج: مکہ میں داخل ہونے کے بعد زیر سایہ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے چاہے وہ شہر کا توسیع شدہ جدید علاقہ ہو ۔

س ۲۸ : جو افراد مسجد تنعیم میں محرِم ہوتے ہیں کیا وہ دن میں حرم کی طرف جاتے وقت چھت دار گاڑی میں سفر کر سکتے ہیں ؟

ج: مسجد تنعیم شہر مکہ کے اندر واقع ہے اور چھت دار گاڑی میں جانا جائز ہے

مگر یہ کہ مکہ سے خارج ہوں۔

س ۲۹ : ہوا سرد ہونے کی صورت میں، کیا محرِم افراد کسی دوسری چیز مثلاً کمبل یا لباس سے استفادہ کر سکتے ہیں؟

ج اگر سلا ہوا یا اس کے مانند نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن مرد اپنے سر اور عورتیں اپنے چہرے نہ ڈھکیں۔

س ۳۰ : جنابعالی نے پہلے، شب کے وقت عمرہ یا حج تمتع کے لئے مکہ کی طرف سفر کرنے کے لئے چھت دار سواری کے جواز کا فتویٰ دیا تھا اور فرمایا تھا کہ احتیاط یہ ہے کہ اسے ترک کیا جائے۔ یہ احتیاط واجب ہے یا مستحب؟

ج مستحب ہے۔

س ۳۱ : مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوتے وقت حاجی سایہ سے بچنے کیلئے گاڑی کی چھت پر جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ کیا منیٰ کے حدود میں داخل ہوتے ہی چھت کے نیچے گاڑی کے اندر جانا جائز ہے یا ضروری ہے کہ اسی صورت میں قیام گاہ تک پہنچیں؟

ج منیٰ پہنچنے کے ساتھ ہی گاڑی وغیرہ کی چھت کے نیچے جانا جائز ہے اگرچہ خیمہ میں پہنچنے تک سایہ سے دور رہنا احوط ہے۔

س ۳۲ : میرا پاؤں کٹ چکا ہے اور مصنوعی پاؤں سے استفادہ کے لئے مجھے مجبوراً چند (۵ یا ٦) موزے اور ایک تسمہ پہننا پڑتا ہے جو سلے ہوئے ہیں۔ مذکورہ صورت کے پیش نظر کیا میں احرام میں سلے ہوئے لباس سے پرہیز کروں؟ کہ ایسی صورت میں اعمال حج کا بجالانا میرے لئے بہت مشکل ہے۔ کیا میں مجبوری کی صورت میں کفارہ دوں؟

ج اگر آپ پہننے پر مجبور ہوں تو حرام نہیں ہے، لیکن کفّارہ دینا ہوگا اور کفّارہ کی مقدار مناسک حج کے رسالوں میں بیان کی گئی ہے۔

س ۳۳ : احرام کی حالت میں عمداً یا سہواً یا جہل و لاعلمی میں استمناء کا کفارہ کیا ہے، بیان فرمایئے؟

ج اگر سہواً یا حکم سے لاعلمی کی بنا پر ہو تو کفارہ نہیں ہے اور استغفار کرے اور اگر علم ہو اور جان بوجھ کر ایسا کیا ہو تو اس کا کفارہ ایک اونٹ ہے۔ اگر اونٹ نہ دے سکے تو ایک بھیڑ قربان کرنا کافی ہے۔ اس کے علاوہ اگر استمناء ایسے عمل سے ہو جسے وہ خود انجام دے اور مزدلفہ سے پہلے ہو تو واجب ہے کہ حج کو تمام کرے اور آئندہ سال دوبارہ حج بجالائے اور اگر استمناء بیوی کے ذریعہ انجام پائے تو

احتیاط واجب یہ ہے کہ مذکورہ بالا عمل بجالائے۔

س ۳۴ : احرام کی حالت میں تیل کی مالش کا کیا حکم ہے ؟ کیا اس کا کفارہ ہے؟ اور اس کا کفارہ کیا ہے ؟

ج احرام کی حالت میں اعضائے بدن اور سر کے بالوں پر تیل ملنا زینت یا اعضائے بدن کی نرمی وغیرہ کے لئے جائز نہیں ہے لیکن اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔ مگر یہ کہ اس تیل یا روغن کو معطر کر دیا گیا ہو جیسے خوشبودار کریم وغیرہ۔ اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ ایک بھیڑ ذبح کرے۔ اگرچہ اس صورت میں بھی کفارہ کا واجب نہ ہونا بعید نہیں ہے۔

س ۳۵ : احرام کی حالت میں آرائش کرنے کا کیا حکم ہے ؟ اس کا کفارہ بیان فرمایئے؟

ج عورتوں کے لئے زیورات پہننا، سرمہ لگانا، انگوٹھی پہننا اور عورت و مرد کا زینت کی غرض سے مہندی لگانا حرام ہے۔ لیکن اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر زینت شمار ہو چاہے اس میں زینت و آرائش کا قصد وارادہ نہ بھی ہو پھر بھی اس سے پرہیز کیا جائے اور بعید نہیں ہے کہ جو چیز بھی زینت شمار ہو خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ آرائش کا قصد وارادہ بھی ہو تو واجب ہے کہ

احـرام کی حالت میں اس سے پرہیز کیا جائے ۔ پس اس سلسلہ میں احتیاط کو ترک نہ کیا جائے ۔ مذکورہ باتوں میں وہ انگوٹھی جو استحباب کی نیت سے پہنی جائے یا وہ زیور جسے عورت اپنے گھر میں پہنتی تھی مستثنٰی ہیں بشرطیکہ اسے اپنے شوہر کے سامنے بھی ظاہر نہ کرے ۔

س ۳۶ : کیا محرم عورتوں کا چہرہ چھپانا جائز ہے اور ناجائز ہونے کی صورت میں اس کا کفارہ کیا ہے ؟

ج احرام کی حالت میں عورتوں کے لئے چہرہ چھپانا جائز نہیں ہے لیکن اس کا کفّارہ نہیں ہے ۔

س ۳۷ : (حالت احرام میں) بدن سے خون نکالنے کا کفارہ کتنا ہے ؟

ج اس کا کفارہ نہیں ہے اگرچہ ایک دنبہ ذبح کرنا احتیاط کے مطابق ہے ۔

س ۳۸ : آیا محرم منیٰ سے مکہ کا فاصلہ طے کرنے کے لئے ٹنل (سرنگ) کے اندر سے گزر سکتا ہے ؟ جبکہ دوسری راہ بھی ہے جو طویل ہے ؟

ج کوئی حرج نہیں ہے ۔

س ۳۹ : پاؤں کے اوپری حصہ کو چھپانے یا ڈھانکنے کا کفارہ کیا ہے ؟

ج کفارہ نہیں ہے اور جوتے و موزے وغیرہ کے علاوہ کسی اور چیز سے پیر کے اوپری حصّہ کو چھپانے کی حرمت معلوم نہیں ہے۔

طواف

س ۴۰ : مطاف (جائے طواف) کی حد کس قدر ہے ؟ آیا مجمع کی کثرت یا مجمع نہ ہونے کی صورت میں (حکم میں) فرق ہے ؟

ج مطاف کی کوئی حد معین نہیں ہے اور مسجد الحرام میں ہر جگہ سے جس میں طواف کو خانۂ کعبہ کا طواف کہا جائے، طواف کرنا مجزی و کافی ہے۔ ہاں مستحب ہے کہ اگر مجمع کی کثرت اور کوئی مجبوری نہ ہو تو کعبہ اور مقام ابراہیم کے درمیان طواف انجام دے۔

س ۴۱ : کیا مستحب طواف بھی اسی محدود حد میں انجام دیا جائے ؟

ج مذکورہ مطاف میں مستحب اور واجب طواف کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

س ۴۲ : عورتیں اگر مجمع کی کثرت کے وقت ۲۶/۵ ہاتھ کی محدود حد میں طواف

کریں یا مقام ابراہیمؑ کے پیچھے نماز طواف پڑھیں تو نا محرم انھیں دھکے دیتے ہیں ایسی صورت میں فریضہ کیا ہے ؟

ج طواف مسجد حرام کے اندر جہاں سے بھی خانہ کعبہ کا طواف شمار ہو اور نماز طواف مسجد حرام میں جہاں تک مقام ابراہیمؑ کے پیچھے محسوب ہو مجزی و کافی ہے، حتیٰ اختیار کی حالت میں بھی مجزی ہے، اگرچہ اولیٰ واحوط یہ ہے کہ الاقرب فالاقرب کی رعایت کی جائے۔

س ۴۳ : بعض جنگی مجروموں کے لئے مطاف کے اندر طواف کرنا مشکل ہے کیا یہ لوگ مطاف کے باہر سے طواف کر سکتے ہیں ؟

ج پوری مسجد حرام مطاف ہے جہاں سے بھی طواف کریں صحیح و مجزی ہے۔

س ۴۴ : اگر طواف کے دوران انسان حدث اصغر یا حدث اکبر میں مبتلا ہو جائے تو اس کا حکم کیا ہے ؟

ج اگر طواف کے دوران انسان سے کوئی حدث صادر ہو جائے ، اگر چوتھے شوط (چکر) کے نصف سے پہلے (یعنی کعبہ کے تیسرے رکن کے سامنے پہنچنے سے قبل) ہو تو طواف ترک کر دے اور وضو کرنے کے بعد دوبارہ شروع سے طواف کرے۔ اور اگر چوتھے شوط کے نصف کے

درمیان (یعنی کعبہ کے تیسرے رکن کے سامنے) اور چوتھے تو طاکے آخر میں ہو تو طواف ترک کرے اور وضو کرنے کے بعد ایک کامل طواف مافی الذمہ کی نیت سے انجام دے اور اگر چوتھے چکر کے بعد حدث صادر ہو تو طواف ترک کرے اور وضو کرنے کے بعد بقیہ تین توط طواف بجالائے۔ اور اگر اثنائے طواف میں حدث اکبر عارض ہو جائے تو فوراً مسجد حرام سے نکل جائے اور غسل کے بعد اگر چوتھے چکر کے نصف سے پہلے حدث صادر ہوا تھا تو وہ طواف باطل ہے اور پورا طواف دوبارہ انجام دے اور اگر اس کے بعد حدث صادر ہوا تھا تو ایک کامل طواف مافی الذمہ کی نیت سے بجالائے۔

س ۴۵ : اگر طواف کے دوران انسان کو بدن یا لباس پر نجاست کا یقین پیدا ہو جائے تو اس کا فریضہ کیا ہے؟

ج اگر اس کی دسترس میں پاک لباس ہو تو وہیں لباس تبدیل کرے اور طواف کو جاری رکھے اس کا طواف صحیح ہے اور اگر بدن و لباس کو پاک کرنے کے لئے طواف سے خارج ہونے پر مجبور ہو تو فوراً طواف ترک کرے اور لباس یا بدن کی طہارت کے بعد طواف کو

جہاں سے چھوڑا تھا کامل کرے۔

س ۴۶ : طواف کی حالت میں کوئی نجس چیز ہمراہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج احتیاط یہ ہے کہ طواف کی حالت میں نجس چیز ہمراہ نہ رکھی جائے۔

س ۴۷ : اگر حج یا عمرہ کے اعمال بجالانے کے بعد متوجہ ہو کہ اس نے یہ اعمال جنابت کی حالت میں انجام دیے ہیں تو ان کا کیا حکم ہے ؟

ج جن اعمال کے لئے طہارت شرط ہے یعنی طواف اور نمازیں، ان کا اعادہ کرے۔

س ۴۸ : طواف حجر اسود سے شروع اور اسی پر ختم کیا جائے، اس کی وضاحت فرمائیے؟

ج طواف حجر اسود کے محاذی (سامنے) سے شروع اور اس پر ختم کرے اور ابتدائے حجر اسود سے شروع کرنا لازم نہیں ہے بلکہ اس کے کسی بھی حصہ سے طواف شروع کرے کافی ہے۔ ہاں جہاں سے بھی شروع کرے وہیں پر ختم کرنا لازم ہے اور احتیاط کے طور پر کچھ اضافہ کرنے میں، تاکہ یہ یقین حاصل ہو جائے کہ طواف حجر اسود

سے شروع اور وہیں پر ختم ہوا ہے، کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۴۹: اگر انسان طواف کے دوران حجر اسماعیل کے اندر سے گذرے تو اس کا فریضہ کیا ہے؟

ج: واجب ہے کہ وہی شوط جس میں وہ حجر اسماعیل کے اندر سے گذرا ہے شروع سے یعنی حجر اسود کے سامنے سے دوبارہ انجام دے اور اگر پورا طواف یوں ہی انجام دیا ہو تو اس کا طواف باطل ہے اور وہ اس کا اعادہ کرے گا۔

س ۵۰: اگر عورت طواف کی حالت میں اپنے بال یا جسم کے دوسرے حصے نہ چھپائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر یہ عمل جان بوجھ کر ہو تو کار حرام انجام دیا ہے لیکن اس کے طواف میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوگا۔

س ۵۱: آیا طواف دوسرے طبقہ میں اور سعی، سعی کی جگہ کے اوپری حصہ میں انجام دینا کافی ہے؟

ج: اگر جائے سعی پر دوسرا طبقہ موجودہ صفا و مروہ کے درمیان ہے اور اس سے بالاتر نہیں ہے تو کافی اور مجزی ہے۔ طواف میں

بھی طواف کا زمین اور کعبہ کی چھت کے محاذات کے اندر انجام
پانا اس کے مجزی و صحیح ہونے کے لئے بعید نہیں ہے۔

س ۵۲: واجب یا مستحب طواف کا درمیان میں قطع کر دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج: جائز ہے اگرچہ طواف واجب میں احوط یہ ہے کہ اسے یوں قطع نہ کیا جائے کہ عرف میں اس کو موالات یعنی پے در پے انجام دینا نہ کہیں۔

س ۵۳: حاجی کو یقین ہے کہ اگر وہ مثلاً صبح ۱۱ بجے طواف اور سعی شروع کریگا تو تیسرے یا پانچویں شوط میں نماز جماعت قائم ہوگی اور طواف یا سعی منقطع ہوجائے گی اس صورت میں کیا وہ طواف اور سعی شروع کر سکتا ہے؟

ج: مفروضہ سوال کی روشنی میں وہ طواف یا سعی شروع کر سکتا ہے۔

س ۵۴: اگر انسان وطن واپس آنے کے بعد اپنے طواف کے نقص کی طرف متوجہ ہوا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: واجب ہے کہ اسی طواف کو درست کرے اس طرح کہ یا خود یا امکان نہ ہونے کی صورت میں اس کا نائب ایک پورا طواف ما فی الذمہ کی نیت سے بجالائے اور اس کے بعد نماز طواف پڑھے

س ۵۵ : جو شخص کئی عمرے بجالایا ہو یا اعمال حج انجام دیا ہو اور طواف نساء کے پہلے دوبارہ محرم ہوگیا ہو کیا اس کے لئے ایک طواف نساء بجا لانا کافی ہوگا ؟

ج بظاہر واجب ہے کہ ہر حج اور عمرہ کے لئے الگ الگ طواف نساء بجالائے اگرچہ ایک طواف نساء کے ذریعہ حلیت حاصل ہونا بعید نہیں ہے ۔

س ۵٦ : جو لوگ وقوفین سے پہلے طواف حج اور طواف نساء بجالانے کے مجاز ہیں آیا بعد میں اس کا تدارک ان کے لئے واجب ہے یا نہیں ، جبکہ ان کا عذر برطرف ہوگیا ہو ؟

ج ان اعمال کا اعادہ لازم نہیں ہے جنھیں بجالانے کے لئے وہ پہلے مجاز تھے اگرچہ احوط یہ ہے کہ بجالائیں ۔

نمازِ طواف

س ۵۷ : اگر مقام ابراھیم کے پیچھے مرد و عورت ایک دوسرے کے برابر نماز پڑھیں تو صحیح ہے یا نہیں ؟

ج تھوڑا فاصلہ چاہیے ایک بالشت کے بقدر ہو یا مرد عورت سے تھوڑا سا آگے ہو ۔ (ضروری ہے)

س ۵۸ : کیا دوسری واجب نماز کے ساتھ نماز طواف کی اقتدا کی جا سکتی ہے ؟

ج نماز طواف کے لئے جماعت کی مشروعیت معلوم نہیں ہے ۔

س ۵۹ : عمداً یا سہواً نماز طواف ترک کرنے کی صورت میں فریضہ کیا ہے ؟ اور اگر حکم سے لاعلمی کی صورت میں ترک کیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج نماز طواف کا عمداً ترک کرنا حج کے باطل ہونے کا موجب ہے اور سہواً یا حکم سے لاعلمی کی وجہ سے نماز طواف ترک کرنے کی صورت میں اگر

مکہ سے دور نہیں ہوا ہے اور نماز طواف اس کی مخصوص جگہ پر پڑھنا اس شخص کے لئے مشقّت کا باعث نہیں ہے تو مسجد الحرام واپس جائے اور نماز پڑھے۔ اور اگر مکہ سے دور ہو گیا ہے تو جہاں بھی اسے یاد آئے وہاں نماز بجالائے۔

س ۶۰ : کیا طواف اور نماز طواف کے درمیان فاصلہ پیدا کرنا جائز ہے؟ نماز جماعت قائم ہونے کی صورت میں کیا فریضہ ہے؟

ج واجب ہے کہ طواف کے بعد بلا فاصلہ نماز طواف بجالائے اور فاصلہ نہ ہونے کا معیار عرف ہے، اس بنا پر بعید نہیں ہے کہ طواف اور نماز طواف کے درمیان چند منٹ کی یومیہ نماز ادا کرنا مضر فاصلہ شمار نہ ہو۔

س ۶۱ : جہالت و لاعلمی کی وجہ سے نماز طواف نہ پڑھنے کے سلسلے میں کیا جاہل قاصر اور جاہل مقصر میں کوئی فرق ہے؟

ج اس مسئلہ میں جاہل قاصر و مقصر اور ناسی یعنی بھولنے والے کا حکم ایک ہی ہے۔

س ۶۲ : اگر سعی کے درمیان متوجہ ہوا کہ اس نے نماز طواف نہیں پڑھی ہے تو اس کا فریضہ کیا ہے؟

ج یاد آتے ہی سعی کو منقطع کرے اور دو رکعت نماز مقام ابراھیم کے پاس بجالائے اس کے بعد سعی پوری کرے۔

سعی

س ٦٣ : آجکل جبکہ صفا و مروہ کے درمیان کا فاصلہ دو طبقہ کے دالان کی شکل میں بنا دیا گیا ہے ایسے میں دوسرے طبقہ پر سعی کرنے کا کیا حکم ہے ؟

ج دوسرے طبقہ پر سعی کرنا کافی نہیں ہے مگر یہ کہ حاجی کو یہ یقین ہو جائے کہ دوسرا طبقہ بھی صفا و مروہ کے درمیان بنا ہوا ہے اس کے اوپری حصہ پر نہیں ۔

س ٦٤ : کیا سعی کو صفا کے کنارے سے جس پر پتھر سے فرش بنا دیا گیا ہے، شروع کر سکتے ہیں اور کوہ مروہ کے کنارے پر جس پر پتھر کا فرش بنایا گیا ہے ختم کر سکتے ہیں ؟

ج اگر اطمینان ہے کہ وہ کوہ صفا اور کوہ مروہ کی ابتداء ہے تو کوئی حرج نہیں ہے ۔

س ٦٥ : جس شخص نے بھول سے سعی کا کچھ حصہ انجام نہیں دیا اور بعد میں متوجہ ہوا تو کیا وہ اس کام کے لئے کسی کو اپنا نائب بنا سکتا ہے ؟

ج واجب ہے کہ جس قدر عمل چھوڑا ہے خود انجام دے اور اگر اس کا انجام دینا اس کے لئے مشقت کا باعث ہے مثلاً وہ خود اپنے وطن واپس آگیا ہے تو اس کے لئے نائب بنا سکتا ہے ۔

س ٦٦ : جو عملِ سعی کو بھول گیا اور احرام بھی اتار چکا نیز اپنی بیوی سے قربت بھی اختیار کر لی تو اس کا حکم کیا ہے ؟

ج واجب ہے کہ سعی کی قضا کرے اور احتیاط واجب ہے کہ ایک گائے کفارہ کے طور پر قربان کرے ۔

س ٦٧ : اگر کسی نے مسئلہ سے لاعلمی کی بنا پر سات بار سے زیادہ سعی انجام دی تو اس کا حکم کیا ہے ؟ اور اگر چودہ مرتبہ سعی کر لی تو کیا حکم ہے ؟

ج اس کی سعی صحیح ہے ۔

س ٦٨ : اگر انسان نے سعی میں ہرولہ (کچھ حصہ تک دھیرے دھیرے دوڑنا) کو، جو مستحب ہے، فراموش کر دیا اور عام انداز میں سعی کی پھر ہرولہ انجام دینے کے لئے واپس ہوا اور اسے انجام دیا تو اس کی سعی کا

کیا حکم ہے ؟

ج۔ اختیار کی حالت میں اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے لیکن سوال کی روشنی میں بظاہر اس کی سعی درست اور اس پر کوئی فریضہ لازم نہیں ہے ، اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ سعی تمام اور اس کا اعادہ کرے ۔

حلق و تقصیر

س ٦٩ : جو شخص پہلی بار حج کو آیا ہے وہ حج میں اپنا سر منڈوائے گا یا تقصیر ہی اس کے لئے کافی ہے اور اس مسئلہ میں حج اسلام اور غیر حج اسلام میں کوئی فرق ہے یا نہیں ؟

ج سر منڈانے کا وجوب معلوم نہیں ہے وہ تقصیر پر اکتفا کر سکتا ہے اگرچہ احوط سر منڈانا ہے اور اس سلسلہ میں حج اسلام اور غیر حج اسلام میں کوئی فرق نہیں ہے ۔

س ٧٠ : کوئی شخص حج میں کسی کا نائب ہے اگرچہ یہ نائب کا پہلا سال نہیں ہے لیکن منوب عنہ یعنی جس کی وہ نیابت کر رہا ہے وہ ابھی تک حج بجا نہیں لایا ہے ، ایسے میں کیا نائب سر منڈائے یا تقصیر ہی اس کے لئے کافی ہے ؟

ج: صرورہ یعنی پہلی مرتبہ حج کے لئے جانے کا معیار نائب کے لئے ہے۔ اگرچہ سر منڈانے کا وجوب پہلی مرتبہ حج آنے والے کے لئے بھی معلوم نہیں ہے۔ وہ تقصیر یعنی تھوڑے سے بال کترنے پر اکتفا کرسکتا ہے چاہے اس کا حج ہو یا اس شخص کا نائب ہو جو سرے سے حج بجا نہیں لایا ہے۔

س ۱۷: جس نے عمرۂ تمتع انجام دیا لیکن تقصیر کے بجائے اس یقین کے ساتھ کہ بال اکھاڑنا ہی کافی اور جائز ہے، اس نے کچھ بال اکھاڑ لئے اور بعد میں حج کے اعمال بھی بجالایا۔ لیکن اب وہ متوجہ ہوا کہ بال اکھاڑنا بہت سے فقہا کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ کیا جناب عالی بال اکھاڑنے کو کافی جانتے ہیں؟ اور ناجائز ہونے کی صورت میں اس شخص کا فریضہ کیا ہے؟

ج: تقصیر کے بجائے بال اکھاڑنا کافی نہیں ہے اگر جانتے ہوئے اور عمداً انجام دے تو اس کا کفارہ ہے اور مذکورہ سوال کی روشنی میں کہ اس نے مسئلے سے لاعلمی کی بنا پر تقصیر ترک کی ہے، اس کا عمرہ باطل ہے اور اس کا حج، حج مفردہ ہوگیا۔ اب اگر اس پر حج واجب تھا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اعمال حج کے بعد عمرۂ مفردہ

اور دوسرے سال حج اور عمرۂ تمتع انجام دے۔

س ۷۲: اگر عمرۂ تمتع میں تقصیر کے بجائے سر منڈائے تو کیا کافی ہوگا؟

ج: کافی و درست نہیں ہے اور اگر یہ عمل جانتے ہوئے اور عمداً انجام دے تو اس نے عملِ حرام انجام دیا اسے ایک گوسفند قربانی دینا ہوگا۔

س ۷۳: اگر عمرہ کرنے والا عمداً یا بھولے سے یا پھر لاعلمی میں تقصیر ترک کردے اور حج کا احرام باندھ لے تو اس کا کیا فریضہ ہے؟

ج: اگر جان بوجھکر یا لاعلمی میں حکم تقصیر کو ترک کردے اور احرام حج باندھ لے تو بنابر اقوی اس کا عمرہ باطل ہے اور اس کا حج، حجِ افراد میں تبدیل ہوجائے گا۔ لہٰذا بنابر احتیاط واجب ہے کہ آئندہ سال حج کا اعادہ کرے اور احوط یہ ہے کہ اسی سال حج افراد تمام کرنے کے بعد عمرۂ مفردہ بجالائے اور اگر تقصیر سہواً ترک ہوئی ہے تو اس کا عمرہ اور حج صحیح ہیں اور مستحب ہے کہ ایک گوسفند قربانی کرے نیز احتیاط یہ ہے کہ یہ مستحب ترک نہ کرے۔

س ۷۴: کیا محرم اپنی تقصیر کرنے اور احرام سے خارج ہونے سے پہلے دوسرے کی تقصیر کرسکتا ہے؟ اور کیا تقصیر کرنے کی صورت میں حاجی احرام سے خارج

ہوجاتا ہے اور کیا اس کا کفارہ دونوں پر ہے ؟

ج اگر دوسرے کی تقصیر اس کے بال کاٹنا یا کسی بھی صورت سے اس کے بال زائل کرنا ہو تو جائز نہیں ہے لیکن اس کا کفارہ نہیں ہے۔

س ۷۵ : جس شخص کا فریضہ سر منڈانا ہے اگر وہ جانتا ہے کہ سر منڈانے سے اس کے سر سے خون جاری ہوگا تو اس کا فریضہ کیا ہے ؟

ج اگر سر منڈانا اس پر متعین ہے تو وہ سر منڈائے لیکن پہلی مرتبہ حج کرنے میں سر ہی منڈایا جائے اس کا تعین (وجوب) معلوم نہیں ہے اگرچہ احوط ہے۔

س ۷۶ : کیا شب میں سر منڈانا جائز ہے ؟ اور بھول جانے کی صورت میں دوسرے دن سر منڈانا کیسا ہے ؟

ج احوط یہ ہے کہ اختیاراً سر منڈانے میں رات تک تاخیر نہ کرے اور بھولنے کی صورت میں روز عید کے بعد جب بھی چاہے سر منڈا سکتا ہے۔

س ۷۷ : اگر محرم نے لاعلمی میں یا بھولے سے یا پھر جان بوجھکر منیٰ سے باہر سر منڈایا اور بقیہ اعمال انجام دیے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج: اس پر لازم ہے کہ منیٰ میں واپس آجائے اور حلق و تقصیر کرے نیز بقیہ اعمال دوبارہ بجالائے۔

س ۷۸: اگر روز عید کے اعمال کی ترتیب کی رعایت لاعلمی میں، بھولے سے یا عمداً نہ کرے تو کیا فریضہ ہے؟

ج: منیٰ میں مقررشدہ ترتیب کی رعایت کرنا واجب ہے اور اس کا عمداً ترک کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر خلاف ترتیب انجام دے تو بظاہر غیر مرتب اعمال کی تکرار لازم نہیں ہے اگرچہ احتیاط کے مطابق ہے۔

وقوف

س ۷۹ : عرفات میں وقوف (یعنی ٹھہرنے) کا وقت اوّل ظہر سے ہے یا اس کے بعد سے ؟

ج عرفات میں ٹھہرنے کی احتیاط اوّلِ زوال سے مغرب تک ہے اگرچہ اوّلِ زوال سے اس قدر تاخیر کا جواز کہ عادتاً نماز ظہر و عصر اور اس کے مقدمات وہاں بجالائے جا سکیں بعید نہیں ہے۔

س ۸۰ : اگر غروب سے پہلے عرفات سے کوچ کرے اور اس کی حدود سے خارج ہو جائے تو کیا حکم ہے ؟ اگر واپس پلٹ جائے تو اس کا کیا حکم ہے ؟ اور اگر واپس نہ ہو تو اس عمل کے لاعلمی یا عمداً یا بھولے سے انجام دینے میں کوئی فرق پڑتا ہے یا نہیں ؟

ج عرفات سے غروب سے پہلے کوچ کرنا اگر جانتے ہوئے اور عمداً

ہو تو حرام ہے اور ایک اونٹ قربان کرنا ہوگا، لیکن اس کا حج صحیح ہے۔ اگر اونٹ قربان کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کے عوض اٹھارہ روزے رکھے اور بنا بر احتیاط اونٹ قربانی کرنے کا زمانہ عید کا دن اور جگہ منٰی ہے۔ اگرچہ قربانی کے لئے مکان یا جگہ کا معین نہ ہونا بعید نہیں ہے۔ اور اگر غروب سے پہلے عرفات واپس آجائے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے۔

لیکن اگر عرفات سے قبل از غروب کوچ کرنا سہو و نسیان یا حکم سے لاعلمی کی بنا پر ہو تو جب بھی متوجہ ہو واپس آجائے اور اگر واپس نہ ہوا تو گناہگار ہے لیکن اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے اور اگر آخر تک متوجہ نہ ہو تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

س ۸۱ : عید قربان کی زیادہ تر راتوں میں حاجیوں کی عرفات سے مشعر الحرام کی طرف روانگی میں کثرت جمعیت کی وجہ سے ٹریفک جام ہو جاتا ہے، لہٰذا ممکن ہے کہ بعض حاجیوں کو مشعر الحرام میں ٹھہرنا نصیب نہ ہو اور وہ اذان صبح کے وقت یا اذان کے بعد مشعر پہنچیں ایسے میں حکم کیا ہے؟

ج : طلوعین یعنی طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب کے درمیان وقوف کرنی یعنی اگر صرف مختصر سا وقوف یا ٹھہرنا ہی نصیب ہو جائے تو اس کا حج صحیح ہے۔

رمیٔ جمرہ (کنکریاں مارنا)

س ۸۲ : کیا جمرۂ عقبہ کو چاروں طرف سے کنکریاں مارنا جائز ہے؟

ج : جائز ہے۔

س ۸۳ : کیا اوپری طبقہ پر رمی جمرہ کرنا جائز ہے؟ اور کیا ستون کے سیمنٹ شدہ حصہ پر کنکریاں مارنا مجزی و کافی ہے؟

ج : بظاہر اوپری طبقہ پر رمی جمرات کرنا جائز ہے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ سابق کی طرح اسی معمول کی جگہ سے رمی کی جائے۔ سیمنٹ شدہ حصہ اگر عرف میں ستون (جمرہ) کا جز و شمار ہوتا ہے تو اس پر رمی کرنا صحیح ہے۔

س ۸۴ : اگر کوئی رمی کرنا بھول گیا اور منیٰ سے باہر نکل گیا تو کیا وہ واپس

آئے اور یہ عمل خود انجام دے یا اس کے لئے کسی کو نائب بنائے یا پھر دوسرے سال اس کی قضا کرے ؟

ج واپس آئے اور رمی انجام دے اور اگر ایسا نہیں کر سکتا تو کسی کو نائب بنائے اور اگر یہ عمل ایام تشریق (یعنی گیارہ ، بارہ ، تیرہ تاریخ) سے گزر جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر واپس آئے اور رمی انجام دے یا کسی کو اپنا نائب بنائے اور آئندہ سال خود یا اس کا نائب اس کی قضا بجالائے ۔

قربانی

س ۸۵ : موجودہ (جدید) قربان گاہ میں قربانی کا کیا حکم ہے، بیان فرمائیے؟

ج موجودہ صورت حال میں مجزی اور صحیح ہے۔

س ۸۶ : کیا ذبح کے لئے لوہے کی چھری ہونا چاہئے یا اسٹیل کی چھری بھی جائز ہے؟

ج ذبح کرنے کا وسیلہ لوہا ہونا چاہئے اور اسٹیل (فولاد با مادۂ ضد زنگ) درحقیقت وہی لوہا ہے اور اس سے ذبح میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر چھری وغیرہ کے لوہا ہونے میں شک ہے تو جب تک اس کے لوہا ہونے کا یقین نہ ہو (اس سے ذبح) کافی نہیں ہے۔

س ۸۷ : اگر کسی نے ایک جانور ذبح کیا اس کے بعد معلوم ہوا کہ اس میں ذبح

کے شرائط نہیں تھے اور وہ معیوب تھا تو اس کا فریضہ کیا ہے ؟

ج: کافی نہیں ہے اور قدرت و امکان کی صورت میں دوسرا جانور ذبح کرے۔

س ۸۸ : کیا قربانی عید قربان کے دن واجب ہے ؟ اور عمداً یا بھول سے یا پھر لاعلمی میں تاخیر کی بنا پر فریضہ کیا ہے ؟

ج: احوط یہ ہے کہ قربانی کو روز عید کے بعد پر نہ ٹالے اور اگر تاخیر کی تو بنابر احتیاط ایام تشریق میں قربانی کرے۔

س ۸۹ : اگر کسی نے روز عید قربانی عمداً ترک کردی اور بقیہ اعمال بجا لایا تو کیا قربانی کے بعد وہ دوبارہ سر منڈائے گا۔

ج: اگر اس نے منیٰ میں مقرر ترتیب کے برخلاف عمداً عمل کیا ہے تو گناہگار ہے لیکن بظاہر سر کا دوبارہ منڈانا لازم نہیں ہے اگرچہ امکان کی صورت میں اعادہ کرنا احتیاط کے مطابق ہے۔

س ۹۰ : امکان نہ ہونے کی صورت میں عید کے دن کے بعد قربانی کرنے پر کیا حلق اور تقصیر کو بھی بعد میں انجام دیں گے ؟

ج: تاخیر کرے اور اسے بنابر احتیاط قربانی کے بعد انجام دے۔

س ۹۱ : کیا پہلے سے لی گئی اجازت کے بغیر کسی کی، نیابت میں قربانی کرنا صحیح ہے؟

ج جائے اشکال ہے اور وکالت کے بغیر قربانی احتیاط واجب کی بنا پر کافی نہیں ہے۔

س ۹۲ : کیا نائب قربانی اور رمی جمرہ میں کسی دوسرے کو نائب بنا سکتا ہے یا یہ اعمال خود ہی انجام دے گا؟

ج احتیاط یہ ہے کہ رمی میں وہی شخص جس نے مکلف کی طرف سے نیابت قبول کی ہے خود یہ عمل انجام دے لیکن قربانی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۹۳ : اگر حاجی کسی وجہ سے مغرب تک قربانی نہ کر سکے تو کیا اذان مغرب کے وقت اور اس کے بعد (قربانی) جائز ہے؟

ج مذکورہ سوال کی روشنی میں احتیاط یہ ہے کہ عید کے دوسرے دن قربانی کرے۔

س ۹۴ : گزشتہ چند برسوں سے قافلوں کے ذمہ دار افراد حاجیوں سے قربانی کا پیسے لیتے ہیں تاکہ عید کے دن نئے ذبح خانے میں (جس میں قربانی کا جانور غریبوں اور محتاجوں کے لئے آٹومیٹک طور پر پیک اور

منجمد کر دیا جاتا ہے ، قربانی کریں ، جبکہ ممکن ہے کہ حاجی عید کے دن عصر تک رمی جمرہ انجام نہ دے سکے یا اپنے نام قربانی ہونے سے پہلے وہ تقصیر کرے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج قربانی سے پہلے حلق یا تقصیر جائز نہیں ہے ۔ اسے چاہئے کہ تحقیق کرے اور قربانی انجام پانے کے بعد حلق یا تقصیر کرے ۔

منیٰ میں بیتوتہ (ٹھہرنا)

س ۹۵ : منیٰ میں بیتوتہ کی واجبی حد کس قدر ہے ؟ کیا غروب سے آدھی رات تک ٹھہرنا کافی ہے اور رات کے دوسرے حصہ میں ٹھہرنا کیسا ہے ؟

ج آدھی رات کے بقدر ٹھہرنا کافی ہے اور مکلّف رات کے پہلے اور دوسرے حصہ میں ٹھہرنے کا مختار ہے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ رات کے پہلے آدھے حصہ میں بیتوتہ کرے ۔

س ۹۶ : اگر کسی نے منیٰ میں غروب سے آدھی رات تک بیتوتہ کو ترک کر دیا تو اس کا فریضہ کیا ہے اور کیا اس سلسلہ میں مجبوری، لاعلمی اور نسیان کی حالتوں میں کوئی فرق ہے ؟

ج رات کے دوسرے آدھے حصہ میں بیتوتہ کرے کافی ہے ۔ اور اگر کسی نے واجب بیتوتہ کو ترک کیا تو ہر رات کے لئے ایک گوسفند کفارہ دے اور اس میں بنا بر احتیاط معذور، جاہل بھولنے والے اور دوسرے افراد میں کوئی فرق نہیں ہے ۔

عمرۂ تمتع کے بعد شہر مکہ سے باہر جانا

س ۹۷ : کیا عمرۂ تمتع کے خاتمہ اور احرام حج تمتع سے پہلے کے وقفہ میں شہر مکہ سے باہر جایا جاسکتا ہے اور اگر عمداً یا لاعلمی میں یا پھر بھولے سے باہر چلا جائے تو کیا فریضہ ہے؟

ج : عمرۂ تمتع ختم کرنے کے بعد اور اعمال حج شروع کرنے سے پہلے مکہ سے باہر جانا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ کوئی حاجت اور ضرورت پیش آجائے۔ اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ احرام حج کے ساتھ شہر سے باہر جائے مگر یہ کہ محرم ہونے میں کوئی حرج یا مشکل ہو۔ بہر حال مکہ سے باہر جانا حج کی صحت پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

س ۹۸ : جو شخص دوسرے کی طرف سے حج میں نائب ہے اور عمرۂ تمتع و حج تمتع کے درمیانی فاصلہ میں مکہ سے باہر گیا ہے تو کیا یہ عمل اس کی نیابت کیلئے مضر ہے؟

ج> مکہ سے خارج ہونا، چاہے ناجائز ہو نیابت یا حج کی صحت پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

س ۹۹ : کیا عمرۂ تمتع کے بعد مکہ سے باہر جایا جا سکتا ہے؟ قافلوں کے کارکنان اور جو افراد ضرورتاً کئی کئی مرتبہ شہر سے باہر جاتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

ج> عمرۂ تمتع اور حج کے درمیان مکہ سے باہر جانا جائز نہیں ہے مگر کسی ضرورت یا حاجت کے تحت۔ اس صورت میں بھی احتیاط یہ ہے کہ احرام حج پہنے اور باہر جائے۔ قافلوں کے کارکنان وغیرہ عمرۂ مفردہ کی نیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہو سکتے ہیں اور عمرۂ تمتع اس وقت بجالائیں جبکہ صرف عرفات میں وقوف کے لئے مکہ سے باہر نکلنا ہو۔

س ۱۰۰ : کیا جبل النور (کوہ حرا) اس وقت مکہ کا جزو شمار ہوتا ہے کہ حاجی عمرۂ تمتع اور حج کے درمیانی وقفہ میں وہاں جا سکے یا مکہ سے باہر شمار ہوتا ہے؟

ج> عمرۂ تمتع اور حج کے درمیانی فاصلہ میں مکہ سے باہر جانے کے عدم جواز کا معیار مکہ کی موجودہ آبادی ہے۔ بنابراین جو علاقہ بھی اس وقت مکہ کا حصہ شمار ہوتا ہے وہاں جانا جائز ہے، چاہے وہ پہلے مکہ سے باہر کا حصہ رہا ہو۔

عمرہ
اور
دو عمرہ کے درمیان کا فاصلہ

س ۱۰۱ : کیا عمرۂ تمتع کے بعد اور اعمال حج سے پہلے عمرۂ مفردہ کیا جاسکتا ہے؟ اور کیا بجالانے کی صورت میں حج یا عمرہ میں کوئی اشکال پیدا ہوتا ہے؟

ج: عمرۂ تمتع کے بعد اور احرام حج سے پہلے احتیاط واجب کی بنا پر عمرۂ مفردہ نہیں کرنا چاہئے لیکن اس عمل کے کرنے سے پہلے کیا ہوا عمرہ باطل نہیں ہوتا اور بعد والا حج بھی بے اشکال اور صحیح ہے۔

س ۱۰۲ : کیا عمرۂ تمتع اور حج تمتع کے درمیان یا اس کے بعد عمرۂ مفردہ کیا جاسکتا ہے اور اسے ایک سے زیادہ مرتبہ انجام دینا کیسا ہے؟

ج: عمرۂ تمتع اور حج تمتع کے درمیان عمرۂ مفردہ انجام نہ دے لیکن حج کے بعد کوئی حرج نہیں ہے اور ایک ماہ سے کم وقفہ میں دوسرا عمرہ بقصد رجاء انجام دے۔

کفّارات

س ۱۰۳ : جو کفارے مُحرِم پر واجب ہوتے ہیں انھیں کہاں ذبح ہونا چاہئے اور کس مصرف میں آنا چاہئے ؟

ج کفارہ فقیروں کو دیا جاسکتا ہے۔ عمرہ میں شکار کا کفارہ ذبح کرنے کی جگہ مکہ ہے اور حج میں منیٰ ہے اور احتیاط یہ ہے کہ دوسرے کفارات کے سلسلہ میں بھی یوں ہی عمل کیا جائے۔

س ۱۰۴ : کیا ایام حج میں واجب ہونے والے کفارہ کو ایران میں ذبح کیا جاسکتا ہے؟ اور کیا وہ خود اور اس کے اہل خاندان اس سے استفادہ کر سکتے ہیں یا وہ فقراء کے لئے مخصوص ہے ؟

ج مکہ اور منیٰ میں امکان نہ ہونے یا کسی حرج کی بنا پر ایران میں ذبح کیا جاسکتا ہے ۔ بہرحال ایران میں ذبح کرنا مجزی وکافی ہے اور فقیروں کو دیا جانا چاہئے۔

نمازِ جماعت

س ۱۰۵ : شیعوں کی جانب سے مکہ اور مدینہ میں ہوٹلوں اور مسافر خانوں کے اندر نماز جماعت قائم کرنے کا کیا حکم ہے ؟

ج > یہ عمل تحفظ اتحاد کے خلاف ، لوگوں کی نگاہیں اٹھنے اور بدگوئی و عیب جوئی کے لئے زبان کھلنے کا باعث ہے اور جائز نہیں ہے ۔ مومنین کو چاہئے کہ اتحاد کو محفوظ رکھنے کے لئے مسجدوں کی نماز جماعت میں شرکت کریں ۔

س ۱۰۶ : استدارہ کے انداز میں (کعبہ کے چاروں طرف) مسجد الحرام میں نماز جماعت پڑھنا مجزی و کافی ہے یا نہیں ؟

ج > مجزی و صحیح ہے ۔

س ۱۰۷ : مکہ اور مدینہ میں اہل سنت کی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا درست ہے ، یا نہیں ؟

ج: انشاء اللہ مجزی و صحیح ہے۔

س ۱۰۸: اکثر دیکھا جاتا ہے کہ مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ میں نماز جماعت ہوتے وقت بعض حاجی مسجد نکلتے نظر آتے ہیں یا ایک کنارے کھڑے تماشا دیکھتے ہیں برائے مہربانی اس سلسلہ میں اپنا نظریہ بیان فرمائیے؟

ج: مسلمانوں کی نماز جماعت سے ایسا برتاؤ بہت ہی بُرا اور ناپسندیدہ ہے اور اگر نماز کی اہانت اور مذہب کی توہین اور دوسروں کے اعتراضات اور برا بھلا کہنے کا باعث ہو تو حرام ہے۔

س ۱۰۹: مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ یا مکہ اور مدینہ کی دوسری تمام مسجدوں کی نماز جماعت میں شرکت کے وقت قالین پر سجدہ کیا جاسکتا ہے یا نہیں اور قالین پر سجدہ کرنے کی صورت میں اس نماز کا اعادہ لازم ہے یا نہیں؟

ج: ان حضرات کے ساتھ نماز جماعت میں قالین پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ نماز صحیح و مجزی ہے اور اس کا اعادہ یا قضا نہیں ہے۔

س ۱۱۰: یہ دیکھتے ہوئے کہ اہل سنت کی مغرب کی نماز کا وقت شیعوں کے نزدیک مغرب شرعی سے پہلے ہے، ایسے میں اہل سنت کی مغرب کی جماعت

میں شرکت نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے کافی ہے یا نہیں ؟

ج> یہ معلوم نہیں ہے کہ وقت سے پہلے نماز میں شریک ہوئے ہوں۔ ان کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ مغرب کی نماز کیلئے کافی ہے۔

س ۱۱۱ : ہم جب بھی مسلمانوں کے دلوں میں محبت اور اتحاد پیدا کرنے کی غرض سے اہل سنت کی نماز جماعت میں شرکت کریں تو قہری طور سے اس میں نماز کی کوئی شرط یا جزو چھوٹے گا یا کوئی دشواری پیش آئے گی۔ کیا یہ نماز وقت کی وسعت میں صحیح اور مجزی ہے اور اس کا اعادہ یا قضا نہیں ہے؟ اس فرض کے ساتھ کہ کوئی اضطرار یا کوئی ضرورت بھی نہیں ہے اور دوسری جگہ یا دوسرے وقت کسی بھی اشکال کے بغیر شیعہ طریقہ سے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

یوں ہی تقیہ کے عالم میں مثلاً عرفات میں وقوف جیسے موضوعات کے تحت کہ اگر قاضی عامہ نے حکم دے دیا ہو جبکہ اس میں شک ہو یا اس کے برخلاف یقین ہو تو کیا برادران اہل سنت کے ساتھ وقوف مجزی و کافی ہے؟

ج> ان حضرات کے ساتھ نماز صحیح و مجزی ہے چاہے دوسری جگہ پر آزادانہ نماز پڑھ سکتا ہو نیز موقف اور روز عید کی

تعیین میں قاضی کی پیروی اور ایسے وقوف پر اکتفا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ صحیح و مجزی ہے۔

س ۱۱۲ : اکثر اہل سنّت کی نماز جماعت میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے ہیں، ایسے میں جو شیعہ ان کی نماز جماعت میں شریک ہوئے ہیں ان کا وظیفہ کیا ہے ؟

ج ۔ رکوع کے بعد قنوت دعا کی نیت سے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ بہر حال مذکورہ سوال کی روشنی میں نماز کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا ۔

س ۱۱۳ : حرمین شریفین میں اہل سنت کی جمعہ و جماعات کی نمازوں میں شرکت کا کیا حکم ہے ؟ کیا ان نمازوں کا اعادہ کرنا ہوگا ؟ کون سی شرطیں معتبر نہیں ہیں ؟ (مثلاً صفوں کا اتصال یا .....) ؟

ج ۔ نماز صحیح ہے اور اس کا اعادہ نہیں ہے، لیکن جن شرطوں کو وہ معتبر جانتے ہیں ان کی رعایت کی جائے مثلاً امام جماعت سے آگے اقتداء نہ کریں۔

س ۱۱۴ : کیا مذکورہ جواب (مکہ، مدینہ اور دوسرے علاقوں اور ملکوں

کی، تمام مسجدوں کے سلسلے میں بھی درست ہے ؟

ج اگر ان کی رفت و آمد کا مرکز ہے تو ان کا بھی یہی حکم ہے ۔

س ۱۱۵ : جو شخص تقیہ پر عمل کرتا ہے اور اہل سنت کے ساتھ نماز جماعت پڑھتا ہے :

الف : یہ دیکھتے ہوئے کہ سنی امام جماعت سورۂ حمد کے بعد ناقص سورہ پڑھتا ہے کیا قرائت اس پر واجب ہے ؟ یا سنی امام جماعت کی قرائت کافی ہوگی ؟

ج قرائت ماموم پر واجب نہیں ہے بلکہ امام جماعت کی قرائت پر اکتفا کرنا جائز ہے اور اس کی نماز صحیح ہے اور یہ اس صورت میں ہے جبکہ اہل سنت کے ساتھ نماز جماعت میں شرکت اتحاد کے تحفظ کی غرض سے ہو۔

ب : بیشتر سنی امام جماعت بسملہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) نہیں پڑھتے اس بنا پر کیا شیعہ ماموم کو اس کا تلفظ کرنا واجب ہے ؟

ج واجب نہیں ہے اور امام جماعت کی قرائت مجزی و کافی ہے بشرطیکہ نماز جماعت میں شرکت اتحاد کے تحفظ کی

خاطر ہو۔

س : کیا اہل سنت کے ساتھ نماز جماعت میں دوسری رکعت کے اندر ہاتھ بلند کئے بغیر خاموشی سے قنوت پڑھنا جائز ہے ؟

ج کوئی حرج نہیں ہے اور قنوت میں ہاتھ اٹھانا اس کی صحت کے لئے شرط نہیں ہے۔

مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ میں نماز

س ۱۱۶ : مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ نیز مکہ اور مدینہ کی دوسری تمام مسجدوں میں بعض جگہوں پر فرش لگے ہوئے ہیں اور بعض جگہوں پر فرش نہیں ہے صرف پتھر بچھا ہوا ہے۔ کیا نماز جماعت یا نماز فرادیٰ پڑھنے کے لئے ایسی جگہوں پر جاکر کھڑے ہونا لازم ہے جہاں پتھر پہ سجدہ کرے ؟ یا فرش پر سجدہ کر سکتا ہے ؟

ج ایسی جگہ جاکر کھڑے ہونا لازم نہیں ہے جہاں پتھر پہ سجدہ کر سکے بلکہ جہاں بھی کھڑا ہو اور فرش پر سجدہ کرے جائز ہے۔

س ۱۱۷ : یہ دیکھتے ہوئے کہ مسجد الحرام میں طہارت عامہ کی روش سے ازالۂ نجاست کیا جاتا ہے، یعنی تھوڑا سا پانی اس پر ڈال دیتے ہیں اس کے بعد اسی صورت سے تمام مسجد کو صاف کرتے ہیں کہ عادتاً (اس سے) نجاست

کا علم حاصل ہوتا ہے۔ کیا ایسی صورت میں وہاں کے پتھروں پر سجدہ کیا جاسکتا ہے؟

ج: عادتاً تمام مسجد کی نجاست کا علم نہیں ہوتا اور تحقیق لازم نہیں ہے۔ سجدہ مسجد الحرام کے پتھروں پر بلا اشکال اور صحیح ہے۔

س ۱۱۸: اگر شیعہ اثنا عشری اہل سنت کی مسجد میں نماز جماعت سے پہلے دو رکعت نماز تحیت پڑھنا چاہے تو کیا ان چیزوں پر سجدہ کر سکتا ہے جن پر سجدہ (عام حالات میں) جائز نہیں ہے؟

ج: اگر اتحاد کا تحفظ برقرار رکھنے کی غرض سے ہو تو جائز ہے۔

نمازِ مسافر

س ۱۱۹ : مکہ سے عرفات کا فاصلہ جو پہلے چار فرسخ تھا، آج کل شہر مکہ کی وسعت اور منیٰ سے شہر کے مل جانے کی وجہ سے مسافت شرعی سے کم رہ گیا ہے، اس صورت میں جس شخص نے مکہ میں دس روز قیام کا ارادہ کیا ہے اور اس کے بعد وہ عرفات، مشعر اور منیٰ جاتا ہے اور چار شب یا اس سے زیادہ وہاں بیتوتہ کرتا ہے، اس کی نماز عرفات، مشعر اور منیٰ میں اور واپسی کے بعد مکہ میں قصر ہے یا پوری ؟

ج اگر مکہ میں اقامت عشرہ کرنے اور پوری نمازیں پڑھنے کے بعد عرفات و مشعر و منیٰ جاتا ہے اور یہ فرض کرتے ہوئے کہ عرفات و مشعر و منیٰ جانا اور واپس آنا آٹھ فرسخ شرعی نہیں ہے تو اس کی نماز عرفات اور منیٰ میں پوری ہوگی ۔

س ۱۲۰ : جو مسافر اپنی نماز قصر یا پوری پڑھنے میں مختار ہے آیا اس کے لئے

یہ اختیار مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ سے مخصوص ہے یا مکہ و مدینہ کے پورے شہر کیلئے بھی ہے اور کیا (اس مسئلہ میں) قدیم اور جدید محلوں میں کوئی فرق ہے ؟

ج > قصر و اتمام کے درمیان اختیار کا حکم مکہ اور مدینہ کے دو شہروں پر جاری ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس حکم میں عنوان شہر ہے اور اس میں قدیم و جدید محلوں میں کوئی فرق نہیں ہے، لیکن اس مسئلہ میں احتیاط یہ ہے کہ مکہ و مدینہ کی قدیم آبادی بلکہ دونوں مسجدوں (مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ) پر ہی اکتفا کرے۔

س ۱۲۱ : جن افراد نے مکہ میں اقامت عشرہ (یعنی دس دن کے قیام) کا قصد کیا ہے عرفات، مشعر و منیٰ اور وہاں سے واپس آکر مکہ میں ان کی نماز کا کیا حکم ہے ؟

ج > اگر مکہ میں دس دن کے قیام کے قصد اور حکم اقامت عشر کے متحقق ہونے کے بعد ہو تو ان کی نماز پوری ہے۔

متفرق

س ١٢٢ : قبرستان بقیع اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی قبروں کی خاک اٹھانا اور ان کی قبروں پر گر پڑنا کیسا ہے؟

ج تمام خلافِ تقیہ اعمال جائز نہیں ہیں۔

آدابِ زیارت

حضرت رسول اکرمؐ اور ائمۂ طاہرین علیہم السلام کے مزارات کی زیارت کے کچھ آداب ہیں جو احادیث و روایات میں وارد ہوئے ہیں ہم یہاں اختصار کے ساتھ ان کا ذکر کرتے ہیں :

طہارت اور غسلِ زیارت بجالانا ، صاف اور پاکیزہ لباس پہننا ، خوشبو لگانا ، زینت کرنا ، حرم کی طرف جاتے وقت وقار کے ساتھ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانا اور کسی اور طرف متوجہ نہ ہونا ، حمد و ثنا اور تکبیر و تسبیح و تہلیل اور صلوات پڑھنا ، بابِ حرم پر ٹھہرنا اور داخلہ کی اجازت لینا ، داہنا قدم آگے بڑھانا ، صاحب قبر کو اپنی حاجت کیلئے خدا کی بارگاہ میں شفیع بنانا ، ضریح کی جانب رُخ کر کے زیارت پڑھنا ، لغو اور بیہودہ گفتگو سے پرہیز کرنا ، نکلتے وقت پیغمبرؐ یا امامؑ کو وداع کرنا ، اور واپس ہونے میں جلدی کرنا تا کہ دوبارہ آنے کا شوق برقرار رہے ۔ ان تمام حالات میں خضوع و خشوع اور توبہ و استغفار شرط ہے ۔

زیارات

اور

دُعائے عرفہ

فہرست

○ زیارت کے لئے داخلہ کی اجازت ۷۱
○ زیارتِ رسول اکرمؐ ۷۳
○ زیارتِ حضرت فاطمہ زہراؑ ۷۷
○ زیارت ائمہ بقیعؑ ۸۰
○ زیارت شہدائے احد ۸۴
○ زیارت وداعِ رسول اکرمؐ ۸۶
○ زیارت وداع ائمہ بقیعؑ ۸۷
○ دعائے امام حسینؑ ۔ روز عرفہ ۸۸

زیارت کیلئے داخلہ کی اجازت

مرحوم شیخ کفعمی نے فرمایا: جب مسجد النبیؐ یا ائمہ علیہم السلام کی زیارت گاہ میں داخل ہونا چاہو تو کہو:

«اَللّٰهُمَّ اِنّی قَدْ وَقَفْتُ عَلیٰ بابٍ مِنْ اَبْوابِ بُیُوتِ نَبِیِّكَ صَلَوٰاتُكَ عَلَیْهِ وَآلِهِ، وَقَدْ مَنَعْتَ النّٰاسَ اَنْ یَدْخُلُوا اِلاّٰ بِاِذْنِهِ، فَقُلْتَ: ﴿ یٰا اَیُّهَا الَّذینَ آمَنُوا لاٰ تَدْخُلُوا بُیُوتَ النَّبِیِّ اِلاّٰ اَنْ یُؤْذَنَ لَكُمْ﴾، اَللّٰهُمَّ اِنّي اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ صٰاحِبِ هٰذَا الْمَشْهَدِ الشَّریفِ فی غَیْبَتِهِ، كَمٰا اَعْتَقِدُهٰا في حَضْرَتِهِ، وَاَعْلَمُ اَنَّ رَسُولَكَ وَخُلَفٰاءَكَ عَلَیْهِمُ السَّلاٰمُ اَحْیٰاءٌ عِنْدَكَ یُرْزَقُونَ، یَرَوْنَ مَقٰامي وَیَسْمَعُونَ كَلاٰمي وَیَرُدُّونَ سَلاٰمي، وَاَنَّكَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعي كَلاٰمَهُمْ، وَفَتَحْتَ بٰابَ فَهْمي بِلَذیذِ مُنٰاجٰاتِهِمْ، وَاِنّي اَسْتَأْذِنُكَ

يٰا رَبِّ اَوَّلاً، وَاسْتَأْذِنُ رَسُولَكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ثٰانِياً، وَاَسْتَأْذِنُ خَلِيفَتَكَ الْإِمٰامَ الْمَفْرُوضَ عَلَيَّ طٰاعَتُهُ فُلاٰنَ بْنَ فُلاٰنٍ»

اور فلاں ابن فلاں کی جگہ پر اس امام اور ان کے پدر بزرگوار کا نام لے جن کی زیارت کرنا چاہتا ہے، مثلاً اگر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہے تو کہے: الحسین بن علی علیہما السلام اور اگر امام رضا علیہ السلام کی زیارت ہو تو کہے: علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام پھر کہے:

«وَالْمَلاٰئِكَةَ الْمُوَكَّلِينَ بِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ الْمُبٰارَكَةِ ثٰالِثاً، ءَاَدْخُلُ يٰارَسُولَ اللهِ، ءَاَدْخُلُ يٰا حُجَّةَ اللهِ، ءَاَدْخُلُ يٰا مَلاٰئِكَةَ اللهِ الْمُقَرَّبِينَ الْمُقِيمِينَ فِي هٰذَا الْمَشْهَدِ، فَأْذَنْ لِي يٰا مَولاٰيَ فِي الدُّخُولِ اَفْضَلَ مٰا اَذِنْتَ لِاَحَدٍ مِنْ اَوْلِيٰاءِكَ، فَاِنْ لَمْ اَكُنْ اَهْلاً لِذٰلِكَ فَاَنْتَ اَهْلٌ لِذٰلِكَ» پس آستان حرم کا بوسہ لے اور داخل ہو پھر کہے:

«بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَعَلىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، وَتُبْ عَلَيَّ، اِنَّكَ اَنْتَ التَّوّٰابُ الرَّحِيمُ».

زیارتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب مدینۂ رسول اکرمؐ میں وارد ہو تو غسل زیارت کرنے اور داخلہ کی اجازت لینے کے بعد باب جبرئیل سے داخل ہو اور داہنا پاؤں آگے بڑھائے۔ پھر سو مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہے۔ اس کے بعد دو رکعت نماز تحیت مسجد پڑھے۔ پھر حجرۂ مبارکہ کی طرف جائے جہاں آنحضرتؐ کی قبر مطہر ہے اور وہاں کھڑے ہو کر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يٰارَسُولَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يٰا نَبِيَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يٰا مُحَمَّدَبْنَ عَبْدِاللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يٰا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسٰالَةَ، وَاَقَمْتَ الصَّلٰوةَ، وَآتَيْتَ الزَّكٰوةَ، وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصاً حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِينُ، فَصَلَوٰاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطّٰاهِرِينَ.

پس اگلے ستون کے پاس، جو قبر مطہر کے داہنی سمت ہے قبلہ رو

اس طرح کھڑا ہو کہ بایاں شانہ قبر مبارک کی طرف ہو اور داہنا شانہ منبر کی جانب کہ وہ جگہ آنحضرتؐ کے سر مبارک کی جگہ ہے، پھر کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، وَاَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالاٰتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ، وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَعَبَدْتَ اللهَ حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِينُ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَاَدَّيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ، وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ، وَغَلُظْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ، فَبَلَّغَ اللهُ بِكَ اَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِينَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلاٰلَةِ، اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوٰاتِكَ وَصَلَوٰاتِ مَلاٰئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَاَنْبِيَاءِكَ الْمُرْسَلِينَ وَعِبَادِكَ الصّٰالِحِينَ، وَاَهْلِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرَضِينَ، وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ يَا رَبَّ الْعٰالَمِينَ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَاَمِينِكَ وَنَجِيِّكَ وَحَبِيبِكَ وَصَفِيِّكَ وَخَاصَّتِكَ وَصَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ، وَآتِهِ الْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ،

وَابْعَثْهُ مَقٰاماً مَحْمُوداً يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ : ﴿وَلَو اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوا اَنفُسَهُمْ جٰاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوّٰاباً رَحِيماً﴾ ، وَاِنّي اَتَيْتُكَ مُسْتَغْفِراً تٰائِباً مِنْ ذُنُوبِي ، وَاِنّي اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللهِ رَبِّي وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي ،

پھر اپنی حاجت طلب کرے جو انشاء اللہ یقیناً بر آئے گی۔

اس کے بعد حضرت رسول اکرمؐ پر مخصوص درود یوں پڑھے :

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَمٰا حَمَلَ وَحْيَكَ وَ بَلَّغَ رِسٰالاٰتِكَ ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَمٰا اَحَلَّ حَلاٰلَكَ ، وَحَرَّمَ حَرٰامَكَ ، وَعَلَّمَ كِتٰابَكَ ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَمٰا اَقٰامَ الصَّلٰوةَ ، وَآتَى الزَّكٰوةَ ، وَدَعٰا اِلٰى دِينِكَ ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَمٰا صَدَّقَ بِوَعْدِكَ ، وَاَشْفَقَ مِنْ وَعِيدِكَ ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَمٰا غَفَرْتَ بِهِ الذُّنُوبَ ، وَسَتَرْتَ بِهِ الْعُيُوبَ ، وَفَرَّجْتَ بِهِ الْكُرُوبَ ، وَصَلِّ عَلىٰ

مُحَمَّدٍ كَمٰا دَفَعْتَ بِهِ الشَّقٰاءَ، وَكَشَفْتَ بِهِ الْغَمّٰاءَ، وَاَجَبْتَ بِهِ الدُّعٰاءَ، وَنَجَّيْتَ بِهِ مِنَ الْبَلاٰءِ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَمٰا رَحِمْتَ بِهِ الْعِبٰادَ، وَاَحْيَيْتَ بِهِ الْبِلاٰدَ، وَقَصَمْتَ بِهِ الْجَبٰابِرَةَ، وَاَهْلَكْتَ بِهِ الْفَرٰاعِنَةَ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَمٰا اَضْعَفْتَ بِهِ الْاَمْوٰالَ، وَاَحْرَزْتَ بِهِ مِنَ الْاَهْوٰالِ، وَكَسَرْتَ بِهِ الْاَصْنٰامَ، وَرَحِمْتَ بِهِ الْاَنٰامَ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَمٰا بَعَثْتَهُ بِخَيْرِ الْاَدْيٰانِ، وَاَعْزَزْتَ بِهِ الْاِيمٰانَ، وَتَبَّرْتَ بِهِ الْاَوْثٰانِ، وَعَظَّمْتَ بِهِ الْبَيْتَ الْحَرٰامَ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الطّٰاهِرِينَ الْاَخْيٰارِ وَسَلِّمْ تَسْلِيماً».

پھر دو رکعت نماز زیارت بجالائے اور اس کا ثواب آنحضرتؐ کی روح مقدسہ کو ہدیہ کرے۔

زیارت حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا

خداوند عالم کے نزدیک حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی منزلت بہت زیادہ ہے۔ اور اس عظیم المرتبت خاتون کی زیارت کا ثواب بے انتہا ہے۔ کتاب "مصباح الانوار" میں علامہ مجلسی نے نقل کیا ہے کہ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہے کہ ہائے پارۂ جگر جو شخص تم پر صلوات بھیجے خداوند متعال اسے بخش دے گا اور میں جنت میں جہاں بھی ہوں گا اسے مجھ سے ملحق کر دے گا۔

شیخ طوسی نے کتاب "تہذیب" میں لکھا ہے کہ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی زیارت کی فضیلت میں جو روایتیں موجود ہیں وہ حد حساب و شمار سے باہر ہیں۔

حضرتؑ کی قبر کی صحیح جگہ کسی کو معلوم نہیں ہے۔ بعض لوگوں

کے نزدیک آپ کی قبر مبارک حرم پیغمبرؐ میں (قبر اور منبر کے درمیان) ہے اور بعض نے کہا ہے کہ آپ اپنے ہی گھر میں (پیغمبر اکرمؐ کی قبر کے پہلو میں) دفن ہوئیں۔ اور بعض کا قول یہ ہے کہ انھیں جنت البقیع میں ائمہ علیہم السلام کے پہلو میں دفن کیا گیا ہے۔ جو بات زیادہ ہمارے یہاں مشہور ہے وہ یہ ہے کہ حضرتؑ کی زیارت "روضہ" میں اور پیغمبر اکرمؐ کی قبر مطہر کے پہلو میں ہے۔ اور بہتر ہے کہ تینوں مقامات پر حضرتؑ کی زیارت پڑھی جائے:

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا مُمْتَحَنَةُ، قَدِ امْتَحَنَكِ الَّذِى خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَكِ، فَوَجَدَكِ لِمَا امْتَحَنَكِ صٰابِرَةً، وَنَحْنُ لَكِ اَوْلِيٰاءُ صٰابِرُونَ، وَمُصَدِّقُونَ لِكُلِّ مٰا اَتٰينٰا بِهِ اَبُوكِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَاَتٰينٰا بِهِ وَصِيُّهُ، فَاِنّٰا نَسْئَلُكِ اِنْ كُنّٰا صَدَّقْنٰاكِ اِلاّٰ اَلْحَقْتِنٰا بِتَصْدِيقِنٰا لَهُمٰا لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنٰا اَنّٰا قَدْ طَهُرْنٰا بِوِلاٰيَتِكِ»،

پھر کہے: «اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ خَلِيلِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ اَمِينِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللهِ، اُشْهِدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَمَلاٰئِكَتَهُ اَنِّى رٰاضٍ عَمَّنْ رَضِيتِ عَنْهُ، سٰاخِطٌ عَلىٰ مَنْ

سَخِطْتِ عَلَيْهِ، مُتَبَرِّئٌ مِمَّنْ تَبَرَّأْتِ مِنْهُ، مُوالٍ لِمَنْ والَيْتِ، مُعادٍ لِمَنْ عادَيْتِ، مُبْغِضٌ لِمَنْ اَبْغَضْتِ، مُحِبٌّ لِمَنْ اَحْبَبْتِ، وَكَفىٰ بِاللهِ شَهِيداً وَحَسِيباً وَجازِياً وَمُثِيباً».

اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھے اور اس کا ثواب حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی روح مطہر کو ہدیہ کرے نیز محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجے اور اپنی حاجت طلب کرے۔

زیارت ائمہ بقیع علیہم السلام

جب ان ائمہ معصومین علیہم السلام کی زیارت کا ارادہ کرے تو جو باتیں آداب زیارت میں ذکر ہوئی ہیں (یعنی غسل، طہارت، صاف پاکیزہ لباس پہننا، خوشبو لگانا اور داخلہ کی اجازت لینا وغیرہ) اس موقع پر بھی بجا لائے اور داخلہ کی اجازت لیتے وقت کہے:

«یٰا مَوالِیَّ یٰـا اَبْنٰاءَ رَسُولِ اللهِ، عَبْدُکُمْ وَابْنُ اَمَتِکُمُ الذَّلیلُ بَیْـنَ اَیْـدیکُـمْ، وَالْمُضْعَـفُ فِـي عُلُـوِّ قَـدْرِکُـمْ، وَالْمُعْتَـرِفُ بَحَقِّکُمْ، جٰاءَکُمْ مُسْتَجِیراً بِکُمْ، قٰاصِـداً اِلیٰ حَرَمِکُمْ، مُتَقَرِّباً اِلیٰ مَقٰامِکُمْ، مُتَـوَسِّلاً اِلَی اللهِ تَعٰالیٰ بِکُمْ، ءَاَدْخُـلُ یٰا مَوالِيَّ، ءَاَدْخُلُ یٰـا اَوْلِیٰاءَ اللهِ، ءَاَدْخُـلُ یٰا مَـلائِکَةَ اللهِ الْمُحْـدِقِینَ بِهٰـذَا الْحَرَمِ، اَلْمُقِیمِینَ بِهٰذَا الْمَشْهَدِ»

اس کے بعد خضوع و خشوع اور رقت قلب کے ساتھ داخل ہونے کے لئے داہنا پاؤں آگے بڑھائے اور کہے :

«اَللهُ اَكْبَرُ كَبِيراً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيراً، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَاَصِيلاً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ، اَلْمَاجِدِ الْاَحَدِ، اَلْمُتَفَضِّلِ الْمَنَّانِ، اَلْمُتَطَوِّلِ الْحَنَّانِ، اَلَّذِي مَنَّ بِطَوْلِهِ، وَسَهَّلَ زِيَارَةَ سَادَاتِي بِاِحْسَانِهِ، وَلَمْ يَجْعَلْنِي عَنْ زِيَارَتِهِمْ مَمْنُوعاً، بَلْ تَطَوَّلَ وَمَنَحَ»

پھر ان حضرات ؑ کی قبر کے نزدیک جائے اور پشت بہ قبلہ اور ان کی قبروں کی جانب رخ کرکے کہے :

«اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةَ الْهُدىٰ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ التَّقْوىٰ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْحُجَجُ عَلىٰ اَهْلِ الدُّنْيَا، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْقُوَّامُ فِي الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الصَّفْوَةِ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ آلَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ النَّجْوىٰ، اَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِي ذَاتِ اللهِ، وَكُذِّبْتُمْ

وَاُسِيئَ اِلَيْكُمْ فَغَفَرْتُمْ، وَاَشْهَدُ اَنَّكُمُ الْاَئِمَّةُ الرّاشِدُونَ الْمُهْتَدُونَ، وَاَنَّ طاعَتَكُمْ مَفْرُوضَةٌ، وَاَنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ، وَاَنَّكُمْ دَعَوْتُم فَلَمْ تُجابُوا، وَاَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطاعُوا، وَاَنَّكُمْ دَعائِمُ الدِّينِ وَاَرْكانُ الْاَرْضِ، لَمْ تَزالُوا بِعَيْنِ اللهِ، يَنْسَخُكُمْ مِنْ اَصْلابِ كُلِّ مُطَهَّرٍ، وَيَنْقُلُكُمْ مِنْ اَرْحامِ الْمُطَهَّراتِ، لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجاهِلِيَّةُ الْجَهْلاءُ، وَلَمْ تَشْرَكْ فِيكُمْ فِتَنُ الْاَهْواءِ، طِبْتُمْ وَطابَ مَنْبَتُكُمْ، مَنَّ بِكُمْ عَلَيْنا دَيّانُ الدِّينِ، فَجَعَلَكُمْ فِي بُيُوتٍ اَذِنَ اللهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ، وَجَعَلَ صَلاتَنا عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَنا وَكَفّارَةً لِذُنُوبِنا، اِذِ اخْتارَكُمُ اللهُ لَنا، وَطَيَّبَ خَلْقَنا بِما مَنَّ عَلَيْنا مِن وِلايَتِكُمْ، وَكُنّا عِنْدَهُ مُسَمِّينَ بِعِلْمِكُمْ، مُعْتَرِفِينَ بِتَصْدِيقِنا اِيّاكُمْ، وَهٰذا مَقامُ مَنْ اَسْرَفَ وَاَخْطَاَ وَاسْتَكانَ وَاَقَرَّ بِما جَنىٰ، وَرَجىٰ بِمَقامِهِ الْخَلاصَ، وَاَنْ يَسْتَنْقِذَهُ بِكُمْ مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكىٰ مِنَ الرَّدىٰ، فَكُونُوا لِي شُفَعاءَ، فَقَدْ وَفَدْتُ اِلَيْكُمْ اِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ اَهْلُ الدُّنْيا، وَاتَّخَذُوا آياتِ اللهِ هُزُواً، وَاسْتَكْبَرُوا عَنْها، يا مَنْ هُوَ قائِمٌ لا يَسْهُو، وَدائِمٌ لا يَلْهُو، وَمُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ، لَكَ الْمَنُّ

بِمٰا وَفَّقْتَنِي، وَعَرَّفْتَنِي بِمٰا اَقَمْتَنِي عَلَيْهِ، اِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبٰادُكَ وَجَهِلُوا مَعْرِفَتَهُ، وَاسْتَخَفُّوا بِحَقِّهِ، وَمٰالُوا اِلىٰ سِواهُ، فَكٰانَتِ الْمِنَّةُ مِنْكَ عَلَيَّ مَعَ اَقْوامٍ خَصَصْتَهُمْ بِمٰا خَصَصْتَنِي بِهِ، فَلَكَ الْحَمْدُ اِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِي مَقٰامِي هٰذٰا مَذْكُوراً مَكْتُوباً، فَلاٰ تَحْرِمْنِي مٰا رَجَوْتُ، وَلاٰ تُخَيِّبْنِي فِيمٰا دَعَوْتُ، بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّٰاهِرِينَ، وَصَلَّى اللهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ».

پھر جو چاہے دعا مانگے۔

شیخ طوسیؒ نے کتاب "تہذیب" میں لکھا ہے کہ اس زیارت کے بعد آٹھ رکعت نماز بجا لائے یعنی ہر امامؑ کے لئے دو رکعت۔

اکثر بزرگ علماء نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ ائمۂ بقیع کے لئے بہترین زیارت، زیارتِ جامعہ کبیرہ ہے جو زیارات کی کتابوں اور مفاتیح الجنان وغیرہ میں مذکور ہے۔ یہ زیارت اعلیٰ مطالب اور اہل بیت علیہم السلام کے مناقب و فضائل پر مشتمل ہے۔

زیارت شہدائے احد

ہجرت کے تیسرے سال مدینہ کے شمال میں کوہ احد کے دامن میں کفار اور مسلمانوں کے درمیان ایک جنگ ہوئی مسلمان شروع میں فاتح رہے لیکن دوسرے مرحلہ میں بعض سپاہیوں کی غفلت کے نتیجہ میں ستر مسلمان کفار کے ہاتھوں شہید ہوگئے جن میں سید الشہداء حضرت حمزہ بھی تھے۔ یہ افراد وہیں دفن ہوئے۔ ان کی زیارت یہ ہے:

اَلسَّلامُ عَلیٰ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلیٰ نَبِيِّ اللّهِ، اَلسَّلامُ عَلیٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلیٰ اَهْلِ بَيْتِهِ الطّاهِرِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الشُّهَداءُ الْمُؤْمِنُونَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا اَهْلَ بَيْتِ الْإِيمانِ وَالتَّوْحِيدِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا اَنْصارَ دِينِ اللهِ وَاَنْصارَ رَسُولِهِ، عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلامُ، سَلامٌ عَلَيْكُمْ بِما صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدّارِ، اَشْهَدُ اَنَّ اللهَ اخْتارَكُمْ لِدِينِهِ، وَاصْطَفاكُمْ لِرَسُولِهِ،

وَاَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ جٰاهَدْتُمْ فِي اللهِ حَقَّ جِهٰادِهِ، وَذَبَبْتُمْ عَنْ دِينِ اللهِ وَعَنْ نَبِيِّهِ . وَجُدْتُمْ بِاَنْفُسِكُمْ دُونَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّكُمْ قُتِلْتُمْ عَلىٰ مِنْهٰاجِ رَسُولِ اللهِ، فَجَزٰاكُمُ اللهُ عَنْ نَبِيِّهِ وَعَنِ الْاِسْلاٰمِ وَاَهْلِهِ اَفْضَلَ الْجَزٰاءِ، وَعَرَّفَنٰا وُجُوهَكُمْ فِي مَحَلِّ رِضْوٰانِهِ، وَمَوْضِعِ اِكْرٰامِهِ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدٰاءِ وَالصّٰالِحِينَ، وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيقاً، اَشْهَدُ اَنَّكُمْ حِزْبُ اللهِ، وَاَنَّ مَنْ حٰارَبَكُمْ فَقَدْ حٰارَبَ اللهَ، وَ اَنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ الْفٰائِزِينَ، الَّذِينَ هُمْ اَحْيٰاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ، فَعَلىٰ مَنْ قَتَلَكُمْ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاٰئِكَةِ وَالنّٰاسِ اَجْمَعِينَ، اَتَيْتُكُمْ يٰا اَهْلَ التَّوْحِيدِ زٰائِراً وَبِحَقِّكُمْ عٰارِفاً، وَبِزِيٰارَتِكُمْ اِلَى اللهِ مُتَقَرِّباً، وَبِمٰا سَبَقَ مِنْ شَرِيفِ الْاَعْمٰالِ، وَمَرْضِيِّ الْاَفْعٰالِ عٰالِماً، فَعَلَيْكُمْ سَلاٰمُ اللهِ وَرَحْمَتُهُ وَبَرَكٰاتُهُ، وَعَلىٰ مَنْ قَتَلَكُمْ لَعْنَةُ اللهِ وَغَضَبُهُ وَسَخَطُهُ، اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِزِيٰارَتِهِمْ، وَثَبِّتْنِي عَلىٰ قَصْدِهِمْ، وَتَوَفَّنِي عَلىٰ مٰا تَوَفَّيْتَهُمْ عَلَيْهِ، وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فِي مُسْتَقَرِّ دٰارِ رَحْمَتِكَ، اَشْهَدُ اَنَّكُمْ لَنٰا فَرَطٌ، وَنَحْنُ بِكُمْ لاٰحِقُونَ. اور جس قدر ہوسکے سورۂ "اِنّا انزلناہ" پڑھے نیز مناسب ہے کہ قریب کی مسجد میں جاکر دو رکعت نماز رجاء و ثواب کے قصد سے بجالائے۔

زیارت وداع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب مدینہ منورہ سے باہر جانا چاہے تو غسل کرے اور پیغمبر اکرمؐ کی قبر کے نزدیک جائے اور تمام پہلے ذکر شدہ عمل بجالائے پھر آنحضرتؐ کو وداع کرتے ہوئے کہے:

«اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا رَسُولَ اللهِ، اَسْتَودِعُكَ اللهَ وَاَسْتَرْعِيكَ وَاَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلامَ، آمَنْتُ بِاللهِ وَبِما جِئْتَ بِهِ وَدَلَلْتَ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ لاتَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنّى لِزِيارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ، فَاِنْ تَوَفَّيْتَنى قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنّي اَشْهَدُ فِي مَماتِي عَلىٰ ما شَهِدْتُ عَلَيْهِ فِي حَياتِي، اَنْ لا اِلٰهَ اِلاّ اَنْتَ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ» امام صادق علیہ السلام نے یونس ابن یعقوب سے فرمایا کہ آنحضرتؐ کو وداع کرتے وقت کہو: «صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ، لاجَعَلَهُ اللهُ آخِرَ تَسْلِيمِى عَلَيْكَ»

زیارت وداع ائمۂ بقیع علیہم السلام

مرحوم شیخ طوسی اور سید ابن طاؤس نے کہا ہے کہ جب ائمۂ بقیع سے وداع ہونا چاہو تو کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةَ الْهُدىٰ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، اَسْتَوْدِعُكُمُ اللهَ وَاَقْرَءُ عَلَيْكُمُ السَّلامَ، آمَنّا بِاللهِ وَبِالرَّسُولِ وَبِما جِئْتُم بِهِ وَدَلَلْتُمْ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ فَاكْتُبْنا مَعَ الشّاهِدِينَ .

پس زیادہ سے زیادہ دعا کرو اور خدا سے سوال کرو کہ وہ تمہیں دوبارہ ان کی زیارت نصیب کرے اور یہ تمہارا آخری عہد اور آخری زیارت نہ ہو۔

دعائے امام حسین علیہ السلام روزِ عرفہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي لَيْسَ لِقَضٰاءِهِ دٰافِعٌ ، وَلاٰ لِعَطٰاءِهِ مٰانِعٌ ، وَلاٰ كَصُنْعِهِ صُنْعُ صٰانِعٍ ، وَهُوَ الْجَوٰادُ الْوٰاسِعُ ، فَطَرَ اَجْنٰاسَ الْبَدٰائِعَ ، وَاَتْقَنَ بِحِكْمَتِهِ الصَّنٰائِعَ ، لاٰ تَخْفىٰ عَلَيْهِ الطَّلاٰئِعُ ، وَلاٰ تَضيعُ عِنْدَهُ الْوَدٰائِعُ ، جٰازي كُلِّ صٰانِعٍ ، وَرٰائِشُ كُلِّ قٰانِعٍ ، وَرٰاحِمُ كُلِّ ضٰارِعٍ ، وَمُنْزِلُ الْمَنٰافِعِ ، وَالْكِتٰابِ الْجٰامِعِ بِالنُّورِ السّٰاطِعِ ، وَهُوَ لِلدَّعَوٰاتِ سٰامِعٌ ، وَلِلْكُرُبٰاتِ دٰافِعٌ ، وَ لِلدَّرَجٰاتِ رٰافِعٌ ، وَلِلْجَبٰابِرَةِ قٰامِعٌ ، فَلاٰ اِلٰهَ غَيْرُهُ وَلاٰ شَيْءَ يَعْدِلُهُ ، وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ، وَهُوَ السَّميعُ الْبَصيرُ اللَّطيفُ الْخَبيرُ ، وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَديرٌ ، اَللّٰهُمَّ اِنّي اَرْغَبُ اِلَيْكَ ، وَاَشْهَدُ بِالرُّبُوبِيَّةِ لَكَ ، مُقِرّاً بِاَنَّكَ رَبّي ، وَاَنَّ اِلَيْكَ مَرَدّي ، اِبْتَدَاْتَني بِنِعْمَتِكَ قَبْلَ اَنْ اَكُونَ شَيْئاً مَذْكُوراً ، وَخَلَقْتَني مِنَ التُّرٰابِ ثُمَّ اَسْكَنْتَني

الْاَصْلابَ، آمِناً لِرَيْبِ الْمَنُونِ، وَاخْتِلافِ الدُّهُورِ وَالسِّنِينَ، فَلَمْ اَزَلْ ظاعِناً مِنْ صُلْبٍ اِلىٰ رَحِمٍ فِي تَقادُمٍ مِنَ الْاَيّامِ الْماضِيَةِ وَالْقُرُونِ الْخالِيَةِ، لَمْ تُخْرِجْنِي لِرَأْفَتِكَ بِي، وَلُطْفِكَ لِي، وَاِحْسانِكَ اِلَيَّ فِي دَوْلَةِ اَئِمَّةِ الْكُفْرِ، الَّذِينَ نَقَضُوا عَهْدَكَ، وَكَذَّبُوا رُسُلَكَ، لٰكِنَّكَ اَخْرَجْتَنِي لِلَّذِي سَبَقَ لِي مِنَ الْهُدَى الَّذِي لَهُ يَسَّرْتَنِي، وَفِيهِ اَنْشَاْتَنِي، وَمِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ رَؤُفْتَ بِي، بِجَمِيلِ صُنْعِكَ وَسَوابِغِ نِعَمِكَ، فَابْتَدَعْتَ خَلْقِي مِنْ مَنِيٍّ يُمْنىٰ، وَاَسْكَنْتَنِي فِي ظُلُماتٍ ثَلاثٍ، بَيْنَ لَحْمٍ وَدَمٍ وَجِلْدٍ، لَمْ تُشْهِدْنِي خَلْقِي، وَلَمْ تَجْعَلْ اِلَيَّ شَيْئاً مِنْ اَمْرِي، ثُمَّ اَخْرَجْتَنِي لِلَّذِي سَبَقَ لِي مِنَ الْهُدىٰ اِلَى الدُّنْيا تامّاً سَوِيّاً، وَحَفِظْتَنِي فِي الْمَهْدِ طِفْلاً صَبِيّاً، وَرَزَقْتَنِي مِنَ الْغِذاءِ لَبَناً مَرِيّاً، وَعَطَفْتَ عَلَيَّ قُلُوبَ الْحَواضِنِ، وَكَفَّلْتَنِي الْاُمَّهاتِ الرَّواحِمَ، وَكَلَأْتَنِي مِنْ طَوارِقِ الْجانِّ، وَسَلَّمْتَنِي مِنَ الزِّيادَةِ وَالنُّقْصانِ، فَتَعالَيْتَ يا رَحِيمُ يا رَحْمٰنُ، حَتّىٰ اِذَا اسْتَهْلَلْتُ ناطِقاً بِالْكَلامِ، اَتْمَمْتَ عَلَيَّ سَوابِغَ الْاِنْعامِ، وَرَبَّيْتَنِي زائِداً فِي كُلِّ عامٍ، حَتّىٰ اِذَا

اكْتَمَلَتْ فِطْرَتِـي ، وَاعْتَدَلَتْ مِرَّتِي ، اَوْجَبْتَ عَلَـيَّ حُجَّتَكَ بِاَنْ اَلْهَمْتَنِي مَعْرِفَتَكَ ، وَرَوَّعْتَنِي بِعَجٰائِبِ حِكْمَتِكَ ، وَاَيْقَظْتَنِي لِمٰا ذَرَاْتَ فِي سَمٰاءِكَ وَاَرْضِكَ مِنْ بَدٰائِعِ خَلْقِكَ ، وَنَبَّهْتَنِي لِشُكْرِكَ وَذِكْرِكَ ، وَاَوْجَبْتَ عَلَيَّ طٰاعَتَكَ وَعِبٰادَتَكَ ، وَفَهَّمْتَنِي مٰا جٰاءَتْ بِهِ رُسُلُكَ ، وَيَسَّرْتَ لِي تَقَبُّلَ مَرْضٰاتِكَ ، وَمَنَنْتَ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ بِعَوْنِكَ وَلُطْفِكَ ، ثُمَّ إِذْ خَلَقْتَنِي مِنْ خَيْرِ الثَّرىٰ ، لَمْ تَرْضَ لِـي يٰا اِلٰهِـي نِعْمَةً دوُنَ اُخْـرىٰ ، وَرَزَقْتَنِي مِـنْ اَنْوٰاعِ الْمَعٰـاشِ ، وَصُنُوفِ الـرِّيٰاشِ ، بِمَنِّـكَ الْعَظِيمِ الْاَعْظَـمِ عَلَيَّ ، وَاِحْسٰـانِكَ الْقَدِيمِ اِلَيَّ ، حَتّٰى اِذٰا اَتْمَمْتَ عَلَيَّ جَمِيعَ النِّعَمِ ، وَصَرَفْتَ عَنِّي كُلَّ النِّقَمِ ، لَـمْ يَمْنَعْكَ جَهْلِي وَجُرْاَتِي عَلَيْكَ اَنْ دَلَلْتَنِـي اِلىٰ مٰا يُقَرِّبُنِي اِلَيْكَ ، وَوَفَّقْتَنِي لِمٰا يُزْلِفُنِي لَدَيْكَ ، فَاِنْ دَعَوْتُكَ اَجَبْتَنِي وَاِنْ سَئَلْتُـكَ اَعْطَيْتَنِي ، وَاِنْ اَطَعْتُـكَ شَكَرْتَنِـي ، وَاِنْ شَكَرْتُـكَ زِدْتَنِـي ، كُلُّ ذٰلِـكَ اِكْمالٌ لِاَنْعُمِـكَ عَلَيَّ ، وَاِحْسٰـانِكَ اِلَـيَّ ، فَسُبْحٰانَكَ سُبْحٰـانَكَ مِنْ مُبْدِئٍ مُعِيدٍ حَمِيدٍ مَجِيـدٍ ، وَتَقَدَّسَتْ اَسْمٰاؤُكَ ، وَعَظُمَـتْ آلاٰؤُكَ ، فَاَيُّ نِعَمِكَ يٰـا اِلٰهِى اُحْصِـي عَدَداً

وَذِكْراً، اَمْ اَىُّ عَطٰاياكَ اَقُومُ بِها شُكْراً، وَهِيَ يا رَبِّ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُحْصِيَهَا الْعادُّونَ، اَوْ يَبْلُغَ عِلْماً بِهَا الْحافِظُونَ، ثُمَّ ما صَرَفْتَ وَدَرَاْتَ عَنّي اللّٰهُمَّ مِنَ الضُّرِّ وَالضَّرّٰاءِ اَكْثَرُ مِمّا ظَهَرَ لي مِنَ الْعافِيَةِ وَالسَّرّٰاءِ، وَاَنَا اَشْهَدُ يا اِلٰهي بِحَقيقَةِ ايمانِي، وَعَقْدِ عَزَماتِ يَقيني، وَخالِصِ صَريحِ تَوْحيدي، وَباطِنِ مَكْنُونِ ضَميري، وَعَلائِقِ مَجاري نُورِ بَصَري، وَاَساريرِ صَفْحَةِ جَبيني، وَخُرْقِ مَسارِبِ نَفْسي، وَخَذاريفِ مارِنِ عِرْنيني، وَمَسارِبِ سِماخِ سَمْعي، وَما ضُمَّتْ وَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِ شَفَتاىَ، وَحَرَكاتِ لَفْظِ لِساني، وَمَغْرَزِ حَنَكِ فَمي وَفَكّي، وَمَنابِتِ اَضْراسي، وَمَساغِ مَطْعَمي وَمَشْرَبي، وَحِمالَةِ اُمِّ رَأْسي، وَبُلُوعِ فارِغِ حَبائِلِ عُنُقي، وَمَا اشْتَمَلَ عَلَيْهِ تامُورُ صَدْري، وَحَمائِلِ حَبْلِ وَتيني، وَنِياطِ حِجابِ قَلْبي، وَاَفْلاذِ حَواشي كَبِدي، وَما حَوَتْهُ شَراسيفُ اَضْلاعي، وَحِقاقُ مَفاصِلي، وَقَبْضُ عَوامِلي، وَاَطْرافُ اَنامِلي، وَلَحْمي، وَدَمي، وَشَعْري، وَبَشَري، وَعَصَبي، وَقَصَبي، وَعِظامي، وَمُخّي، وَعُرُوقي، وَجَميعُ

جَـوٰارِحِي، وَمَـا انْتَسَجَ عَلـىٰ ذٰلِكَ اَيّـامَ رِضاعِـي، وَمٰا اَقَلَّـتِ الْاَرْضُ مِنّي، وَنَوْمِي، وَيَقْظَتِي، وَسُكوُنِـي، وَحَرَكٰاتِ رُكوُعِي وَسُجُـودِي، اَنْ لَـوْ حٰـاوَلْتُ وَاجْتَهَـدْتُ مَـدَى الْاَعْصٰـارِ وَالْاَحْقٰابِ، لَـوْ عُمِّرْتُهٰـا اَنْ اُؤَدِّيَ شُكْرَ وٰاحِـدَةٍ مِنْ اَنْعُمِـكَ مَا اسْتَطَعْـتُ ذٰلِـكَ اِلاّٰ بِمَنِّـكَ، اَلْمُـوجَبِ عَلَـيَّ بِـهِ شُكْـرُكَ اَبَـداً جَدِيداً، وَثَنٰاءاً طٰـارِفاً عَتِيداً، اَجَلْ، وَلَوْ حَرَصْـتُ اَنـاَ وَالْعٰادُّونَ مِنْ اَنٰـامِكَ اَنْ نُحْصِيَ مَـدىٰ اِنْعٰامِكَ سٰالِفِـهِ وَآنِفِهِ مٰا حَصَـرْنٰاهُ عَدَداً، وَلاٰ اَحْصَيْنٰاهُ اَمَداً، هَيْهٰاتَ اَنّىٰ ذٰلِكَ، وَاَنْتَ الْمُخْبِرُ فِي كِتٰـابِـكَ النّٰـاطِـقِ، وَالنَّبَـاِ الصّٰـادِقِ: وَاِنْ تَعُـدُّوا نِعْمَـةَ اللهِ لاٰ تُحْصُـوهٰا، صَـدَقَ كِتٰـابُكَ اَللّٰهُـمَّ وَاِنْبٰـاؤُكَ، وَبَلَّغَتْ اَنْبِيٰـاؤُكَ وَرُسُلُكَ مٰا اَنْـزَلْتَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَحْيِـكَ، وَشَرَعْتَ لَهُمْ وَبِهِـمْ مِنْ دِينِكَ، غَيْرَ اَنّي يٰا اِلٰهِي اَشْهَـدُ بِجَهْدِي وَجِدّي، وَمَبْلَغِ طٰاعَتِي وَوُسْعِي، وَاَقُولُ مُـؤْمِناً مُوقِناً: اَلْحَمْـدُ لِلّٰهِ الَّذي لَمْ يَتَّخِـذْ وَلَداً فَيَكوُنَ مَـوْرُوثاً، وَلَـم يَكُنْ لَهُ شَـرِيكٌ فِـي مُلْكِهِ فَيُضٰـادَّهُ فِيمَا ابْتَـدَعَ، وَلاٰ وَلِـيٌّ مِـنَ الـذُّلِ فَيُرْفِـدَهُ فِيمٰـا صَنَـعَ، فَسُبْحٰـانَـهُ

سُبْحٰانَهُ، لَـوْ كٰانَ فِيهِمٰا آلِهَةٌ اِلاَّ اللهُ لَفَسَدَتٰا وَتَفَطَّـرَتٰا ، سُبْحٰانَ اللهِ الْوٰاحِدِ الْأَحَـدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَم يَلِـدْ وَلَمْ يُولَدْ ، وَلَـمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً اَحَدٌ ، اَلْحَمْـدُ لِلّٰهِ حَمْداً يُعٰادِلُ حَمْدَ مَلاٰئِكَتِـهِ الْمُقَرَّبِينَ ، وَاَنْبِيٰاءِهِ الْمُرْسَلِينَ ، وَصَلَّى اللهُ عَلىٰ خِيَـرَتِهِ مُحَمَّدٍ خٰاتَمِ النَّبِيِّينَ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطّٰاهِرِينَ الْمُخْلَصِينَ وَسَلَّمَ .

اس کے بعد حضرتؑ نے سوال شروع کیا اور دعا میں اہتمام سے کام لیا جبکہ آپ کی آنکھوں سے اشک جاری تھے ، اور فرمایا :

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي اَخْشٰاكَ كَاَنِّي اَرٰاكَ ، وَاَسْعِدْنِي بِتَقْوٰيكَ ، وَلاٰ تُشْقِنِـي بِمَعْصِيَتِكَ ، وَخِـرْ لِـي فِي قَضٰـاءِكَ ، وَبٰـارِكْ لِي فِـي قَدَرِكَ ، حَتّٰى لاٰ اُحِبَّ تَعْجِيلَ مٰا اَخَّرْتَ ، وَلاٰ تَأْخِيرَ مٰا عَجَّلْتَ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَـلْ غِنٰايَ فِي نَفْسِـي ، وَالْيَقِينَ فِي قَلْبِـي ، وَالْاِخْلاٰصَ فِي عَمَلِي ، وَ النُّـورَ فِي بَصَرِي ، وَالْبَصِيرَةَ فِـي دِينِي ، وَمَتِّعْنِي بِجَوٰارِحِي ، وَاجْعَـلْ سَمْعِي وَبَصَرِى الْوٰارِثَيْنِ مِنّـِي ، وَانْصُرْنِي عَلىٰ مَنْ ظَلَمَنِي ، وَاَرِنِي فِيهِ ثٰارِي وَمَـآرِبِي ، وَاَقِرَّ بِذٰلِكَ عَيْنِي ، اَللّٰهُمَّ اكْشِـفْ كُرْبَتِـي ، وَاسْتُرْ عَوْرَتِـي ، وَاغْفِرْ لِـي خَطِيئَتِي ،

وَاخْسَأْ شَيْطٰانِي ، وَفُكَّ رِهٰانِي ، وَاجْعَلْ لِي يٰا اِلٰهِي الدَّرَجَةَ الْعُلْيٰا فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولىٰ ، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمٰا خَلَقْتَنِي فَجَعَلْتَنِي سَمِيعاً بَصِيراً ، وَلَكَ الْحَمْدُ كَمٰا خَلَقْتَنِي فَجَعَلتَنِي خَلْقاً سَوِيّاً رَحْمَةً بِي ، وَقَدْ كُنْتَ عَنْ خَلْقِي غَنِيّاً ، رَبِّ بِمٰا بَرَأْتَنِي فَعَدَّلْتَ فِطْرَتِي ، رَبِّ بِمٰا اَنْشَأْتَنِي فَأَحْسَنْتَ صُورَتِي ، رَبِّ بِمٰا اَحْسَنْتَ اِلَيَّ وَفِي نَفْسِي عٰافَيْتَنِي ، رَبِّ بِمٰا كَلَأْتَنِي وَوَفَّقْتَنِي ، رَبِّ بِمٰا اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَهَدَيْتَنِي ، رَبِّ بِمٰا اَوْلَيْتَنِي وَمِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَعْطَيْتَنِي ، رَبِّ بِمٰا اَطْعَمْتَنِي وَسَقَيْتَنِي ، رَبِّ بِمٰا اَغْنَيْتَنِي وَاَقْنَيْتَنِي ، رَبِّ بِمٰا اَعَنْتَنِي وَاَعْزَزْتَنِي ، رَبِّ بِمٰا اَلْبَسْتَنِي مِنْ سِتْرِكَ الصّٰافِي ، وَيَسَّرْتَ لِي مِنْ صُنْعِكَ الْكٰافِي ، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، وَاَعِنِّي عَلىٰ بَوٰائِقِ الدُّهُورِ وَصُرُوفِ اللَّيٰالِي وَالْأَيّٰامِ ، وَنَجِّنِي مِنْ اَهْوٰالِ الدُّنْيٰا وَكُرُبٰاتِ الْآخِرَةِ ، وَاكْفِنِي شَرَّ مٰا يَعْمَلُ الظّٰالِمُونَ فِي الْأَرْضِ ، اَللّٰهُمَّ مٰا اَخٰافُ فَاكْفِنِي ، وَمٰا اَحْذَرُ فَقِنِي ، وَفِي نَفْسِي وَدِينِي فَاحْرُسْنِي ، وَفِي سَفَرِي فَاحْفَظْنِي ، وَفِي اَهْلِي وَمٰالِي فَاخْلُفْنِي ، وَفِيمٰا رَزَقْتَنِي

فَبارِكْ لِـي ، وَفِي نَفْسِي فَذَلِّلْنِـي ، وَفِي أَعْيُنِ النّـاسِ فَعَظِّمْنِي ، وَمِنْ شَـرِّ الْجِنِّ وَالْإِنْـسِ فَسَلِّمْنِي ، وَبِذُنُـوبِي فَـلا تَفْضَحْنِي ، وَبِسَـرِيرَتِـي فَلا تُخْـزِنِي ، وَبِعَمَلِـي فَلا تَبْتَلِنِـي ، وَنِعَمَكَ فَـلا تَسْلُبْنِي ، وَإِلـىٰ غَيْرِكَ فَلا تَكِلْنِي ، إِلٰهِـي إِلىٰ مَنْ تَكِلُنِـي ، إِلىٰ قَرِيبٍ فَيَقْطَعُنِي ، أَمْ إِلىٰ بَعِيدٍ فَيَتَجَهَّمُنِي ، أَمْ إِلَى الْمُسْتَضْعِفِينَ لِي ، وَأَنْتَ رَبِّي وَمَلِيكُ أَمْرِي ، أَشْكُو إِلَيْكَ غُرْبَتِي وَبُعْدَ دارِي ، وَهَوانِي عَلىٰ مَنْ مَلَّكْتَهُ أَمْـرِي ، إِلٰهِي فَلا تُحْلِلْ عَلَيَّ غَضَبَكَ ، فَإِنْ لَمْ تَكُـنْ غَضِبْتَ عَلَيَّ فَلا أُبـالِي سِواكَ ، سُبْحانَـكَ غَيْرَ أَنَّ عافِيَتَكَ أَوْسَعُ لِي ، فَأَسْئَلُكَ يـا رَبِّ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ الْأَرْضُ وَالسَّمـٰواتُ ، وَكُشِفَتْ بِهِ الظُّلُمـاتُ ، وَصَلُحَ بِـهِ أَمْرُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِـرِينَ ، أَنْ لا تُمِيتَنِي عَلـىٰ غَضَبِكَ ، وَلا تُنْـزِلَ بِي سَخَطَكَ ، لَكَ الْعُتْبىٰ لَكَ الْعُتْبىٰ حَتّىٰ تَرْضىٰ قَبْلَ ذٰلِكَ ، لا إِلٰهَ إِلاّ أَنْتَ ، رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرامِ ، وَالْمَشْعَـرِ الْحَرامِ ، وَالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ، الَّذِي أَحْلَلْتَهُ الْبَرَكَةَ ، وَجَعَلْتَهُ لِلنّاسِ أَمْناً ، يا مَنْ عَفا عَنْ عَظِيمِ الذُّنُـوبِ بِحِلْمِهِ ، يا مَـنْ أَسْبَغَ النَّعْمـاءَ بِفَضْلِهِ ، يا مَـنْ أَعْطَى

الْجَزِيلَ بِكَرَمِهِ، يٰا عُدَّتِي فِي شِدَّتِي، يٰا صٰاحِبِي فِي وَحْدَتِي، يٰا غِيٰاثِي فِي كُرْبَتِي، يٰا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي، يٰا اِلٰهِي وَاِلٰهَ آبٰاءِي اِبْرٰاهِيمَ وَاِسْمٰعِيلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَرَبَّ جَبْرَءِيلَ وَمِيكٰاءِيلَ وَاِسْرٰافِيلَ، وَ رَبَّ مُحَمَّدٍ خٰاتَمِ النَّبِيِّينَ وَآلِهِ الْمُنْتَجَبِينَ، وَمُنْزِلَ التَّوْرٰيةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْفُرْقٰانِ، وَمُنَزِّلَ كٓهٰيٰعٓصٓ وَطٰهٰ وَيٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ، اَنْتَ كَهْفِي حِينَ تُعْيِينِي الْمَذٰاهِبُ فِي سَعَتِهٰا، وَتَضِيقُ بِيَ الْاَرْضُ بِرُحْبِهٰا، وَلَوْلاٰ رَحْمَتُكَ لَكُنْتُ مِنَ الْهٰالِكِينَ، وَاَنْتَ مُقِيلُ عَثْرَتِي، وَلَوْلاٰ سَتْرُكَ اِيّٰايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَفْضُوحِينَ، وَاَنْتَ مُؤَيِّدِي بِالنَّصْرِ عَلىٰ اَعْدٰاءِي، وَلَوْلاٰ نَصْرُكَ اِيّٰايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَغْلُوبِينَ، يٰا مَنْ خَصَّ نَفْسَهُ بِالسُّمُوِّ وَالرِّفْعَةِ، فَاَوْلِيٰاءُهُ بِعِزِّهِ يَعْتَزُّونَ، يٰا مَنْ جَعَلَتْ لَهُ الْمُلُوكُ نِيرَ الْمَذَلَّةِ عَلىٰ اَعْنٰاقِهِمْ، فَهُمْ مِنْ سَطَوٰاتِهِ خٰائِفُونَ، يَعْلَمُ خٰائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمٰا تُخْفِي الصُّدُورُ، وَغَيْبَ مٰا تَاْتِي بِهِ الْاَزْمِنَةُ وَالدُّهُورُ، يٰا مَنْ لاٰ يَعْلَمُ كَيْفَ هُوَ اِلاّٰ هُوَ، يٰا مَنْ لاٰ يَعْلَمُ مٰا هُوَ اِلاّٰ هُوَ، يٰا مَنْ لاٰ يَعْلَمُهُ اِلاّٰ هُوَ، يٰا مَنْ كَبَسَ الْاَرْضَ عَلَى الْمٰاءِ، وَسَدَّ الْهَوٰاءَ بِالسَّمٰاءِ، يٰا مَنْ لَهُ اَكْرَمُ الْاَسْمٰاءِ، يٰا ذَا الْمَعْرُوفِ الَّذِي

لاٰ يَنْقَطِعُ اَبَداً، يٰا مُقَيِّضَ الرَّكْبِ لِيُوسُفَ فِي الْبَلَدِ الْقَفْرِ، وَمُخْرِجَهُ مِنَ الْجُبِّ، وَجٰاعِلَهُ بَعْدَ الْعُبُودِيَّةِ مَلِكاً، يٰا رٰادَّهُ عَلىٰ يَعْقُوبَ بَعْدَ اَنِ ابْيَضَّتْ عَيْنٰاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ، يٰا كٰاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوىٰ عَنْ اَيُّوبَ، وَيٰا مُمْسِكَ يَدَيْ اِبْرٰاهِيمَ عَنْ ذَبْحِ ابْنِهِ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهِ وَفَنٰاءِ عُمُرِهِ، يٰا مَنِ اسْتَجٰابَ لِزَكَرِيّٰا فَوَهَبَ لَهُ يَحْيىٰ، وَلَمْ يَدَعْهُ فَرْداً وَحِيداً، يٰا مَنْ اَخْرَجَ يُونُسَ مِنْ بَطْنِ الْحُوتِ، يٰا مَنْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِبَنِي اِسْرٰاءِيلَ فَاَنْجٰيهُمْ، وَجَعَلَ فِرْعَوْنَ وَجُنُودَهُ مِنَ الْمُغْرَقِينَ، يٰا مَنْ اَرْسَلَ الرِّيٰاحَ مُبَشِّرٰاتٍ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ، يٰا مَنْ لَمْ يَعْجَلْ عَلَى مَنْ عَصٰاهُ مِنْ خَلْقِهِ، يٰا مَنِ اسْتَنْقَذَ السَّحَرَةَ مِنْ بَعْدِ طُولِ الْجُحُودِ، وَقَدْ غَدَوْا فِي نِعْمَتِهِ يَأْكُلُونَ رِزْقَهُ وَيَعْبُدُونَ غَيْرَهُ، وَقَدْ حٰادُّوهُ وَنٰادُّوهُ وَكَذَّبُوا رُسُلَهُ، يٰا اَللّٰهُ يٰا اَللّٰهُ يٰا بَدِيءُ، يٰا بَدِيعاً لاٰ نِدَّ لَكَ، يٰا دٰائِماً لاٰ نَفٰادَ لَكَ، يٰا حَيّاً حِينَ لاٰ حَيَّ، يٰا مُحْيِيَ الْمَوْتىٰ، يٰا مَنْ هُوَ قٰائِمٌ عَلىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمٰا كَسَبَتْ، يٰا مَنْ قَلَّ لَهُ شُكْرِي فَلَمْ يَحْرِمْنِي، وَعَظُمَتْ خَطِيئَتِي فَلَمْ يَفْضَحْنِي، وَرَآنِي عَلَى الْمَعٰاصِي فَلَمْ يَشْهَرْنِي، يٰا

مَنْ حَفِظَنِي فِي صِغَرِي، يٰا مَنْ رَزَقَنِي فِي كِبَرِي، يٰا مَنْ اَيٰادِيهِ عِنْدِي لاٰتُحْصىٰ، وَنِعَمُهُ لاٰ تُجٰازىٰ، يٰا مَنْ عٰارَضَنِي بِالْخَيْرِ وَالْاِحْسٰانِ وَعٰارَضْتُهُ بِالْاِسٰاءَةِ وَالْعِصْيٰانِ، يٰا مَنْ هَدٰانِي لِلْاِيمٰانِ مِنْ قَبْلِ اَنْ اَعْرِفَ شُكْرَ الِامْتِنٰانِ، يٰا مَنْ دَعَوْتُهُ مَرِيضاً فَشَفٰانِي، وَعُرْيٰاناً فَكَسٰانِي، وَجٰائِعاً فَاَشْبَعَنِي، وَعَطْشٰاناً فَاَرْوٰانِي، وَذَلِيلاً فَاَعَزَّنِي، وَجٰاهِلاً فَعَرَّفَنِي، وَوَحِيداً فَكَثَّرَنِي، وَغٰائِباً فَرَدَّنِي، وَمُقِلاًّ فَاَغْنٰانِي، وَمُنْتَصِراً فَنَصَرَنِي، وَغَنِيّاً فَلَمْ يَسْلُبْنِي، وَاَمْسَكْتُ عَنْ جَمِيعِ ذٰلِكَ فَابْتَدَأَنِي، فَلَكَ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ، يٰا مَنْ اَقٰالَ عَثْرَتِي، وَنَفَّسَ كُرْبَتِي، وَاَجٰابَ دَعْوَتِي، وَسَتَرَ عَوْرَتِي، وَغَفَرَ ذُنُوبِي، وَبَلَّغَنِي طَلِبَتِي، وَنَصَرَنِي عَلىٰ عَدُوِّي، وَاِنْ اَعُدَّ نِعَمَكَ وَ مِنَنَكَ وَكَرٰائِمَ مِنَحِكَ لاٰ اُحْصِيهٰا، يٰا مَوْلاٰيَ، اَنْتَ الَّذِي مَنَنْتَ، اَنْتَ الَّذِي اَنْعَمْتَ، اَنْتَ الَّذِي اَحْسَنْتَ، اَنْتَ الَّذِي اَجْمَلْتَ، اَنْتَ الَّذِي اَفْضَلْتَ، اَنْتَ الَّذِي اَكْمَلْتَ، اَنْتُ الَّذِي رَزَقْتَ، اَنْتَ الَّذِي وَفَّقْتَ، اَنْتَ الَّذِي اَعْطَيْتَ، اَنْتَ الَّذِي اَغْنَيْتَ، اَنْتَ الَّذِي اَقْنَيْتَ، اَنْتَ الَّذِي آوَيْتَ، اَنْتَ الَّذِي كَفَيْتَ، اَنْتَ الَّذِي هَدَيْتَ، اَنْتَ الَّذِي عَصَمْتَ، اَنْتَ الَّذِي

سَتَرْتَ، اَنْتَ الَّذي غَفَرْتَ، اَنْتَ الَّذي اَقَلْتَ، اَنْتَ الَّذي مَكَّنْتَ، اَنْتَ الَّذي اَعْزَزْتَ، اَنْتَ الَّذي اَعَنْتَ، اَنْتَ الَّذي عَضَدْتَ، اَنْتَ الَّذي اَيَّدْتَ، اَنْتَ الَّذي نَصَرْتَ، اَنْتَ الَّذي شَفَيْتَ، اَنْتَ الَّذي عافَيْتَ، اَنْتَ الَّذي اَكْرَمْتَ، تَبارَكْتَ وَتَعالَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ دائِماً، وَلَكَ الشُّكْرُ واصِباً اَبَداً، ثُمَّ اَنَا يا اِلٰهِيَ الْمُعْتَرِفُ بِذُنُوبي فَاغْفِرْها لي، اَنَا الَّذي اَسَأْتُ، اَنَا الَّذي اَخْطَأْتُ، اَنَا الَّذي هَمَمْتُ، اَنَا الَّذي جَهِلْتُ، اَنَا الَّذي غَفَلْتُ، اَنَا الَّذي سَهَوْتُ، اَنَا الَّذي اعْتَمَدْتُ، اَنَا الَّذي تَعَمَّدْتُ، اَنَا الَّذي وَعَدْتُ وَاَنَا الَّذي اَخْلَفْتُ، اَنَا الَّذي نَكَثْتُ، اَنَا الَّذي اَقْرَرْتُ، اَنَا الَّذى اعْتَرَفْتُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَعِنْدي، وَاَبُوءُ بِذُنُوبى فَاغْفِرْها لي، يا مَنْ لا تَضُرُّهُ ذُنُوبُ عِبادِهِ، وَهُوَ الْغَنِيُّ عَنْ طاعَتِهِمْ، وَالْمُوَفِّقُ مَنْ عَمِلَ صالِحاً مِنْهُمْ بِمَعُونَتِهِ وَرَحْمَتِهِ، فَلَكَ الْحَمْدُ اِلٰهي وَسَيِّدي، اِلٰهي اَمَرْتَني فَعَصَيْتُكَ، وَنَهَيْتَني فَارْتَكَبْتُ نَهْيَكَ، فَاَصْبَحْتُ لا ذا بَرائَةٍ لي فَاَعْتَذِرُ، وَلا ذا قُوَّةٍ فَاَنْتَصِرُ، فَبِاَيِّ شَيْءٍ اَسْتَقْبِلُكَ يا مَوْلايَ، اَبِسَمْعي اَمْ

بِبَصَرِي اَمْ بِلِسٰانِي اَمْ بِيَدِي اَمْ بِرِجْلِي، اَلَيْسَ كُلُّهٰا نِعَمَكَ عِنْدِي، وَبِكُلِّهٰا عَصَيْتُكَ يٰا مَوْلاٰيَ، فَلَكَ الْحُجَّةُ وَالسَّبِيلُ عَلَيَّ، يٰا مَنْ سَتَرَنِي مِنَ الْآبٰاءِ وَالْاُمَّهٰاتِ اَنْ يَزْجُرُونِي، وَمِنَ الْعَشٰائِرِ وَالْاِخْوٰانِ اَنْ يُعَيِّرُونِي، وَمِنَ السَّلاٰطِينِ اَنْ يُعٰاقِبُونِي، وَلَوِ اطَّلَعُوا يٰا مَوْلاٰيَ عَلَيَّ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي اِذًا مٰا اَنْظَرُونِي، وَلَرَفَضُونِي وَقَطَعُونِي، فَهٰا اَنَا ذٰا يٰااِلٰهِي بَيْنَ يَدَيْكَ يٰا سَيِّدِي خٰاضِعٌ ذَلِيلٌ حَصِيرٌ حَقِيرٌ، لاٰ ذُو بَرٰائَةٍ فَاَعْتَذِرُ، وَلاٰ ذُو قُوَّةٍ فَاَنْتَصِرُ، وَلاٰ حُجَّةٍ فَاَحْتَجُّ بِهٰا، وَلاٰ قٰائِلٌ لَمْ اَجْتَرِحْ وَلَمْ اَعْمَلْ سُوءً وَمٰا عَسَى الْجُحُودُ، وَلَوْ جَحَدْتُ يٰا مَوْلاٰيَ يَنْفَعُنِي، كَيْفَ وَاَنّٰى ذٰلِكَ، وَجَوٰارِحِي كُلُّهٰا شٰاهِدَةٌ عَلَيَّ بِمٰا قَدْ عَمِلْتُ، وَعَلِمْتُ يَقِيناً غَيْرَ ذِي شَكٍّ اَنَّكَ سٰائِلِي مِنْ عَظٰائِمِ الْاُمُورِ، وَاَنَّكَ الْحَكَمُ الْعَدْلُ الَّذِي لاٰ تَجُورُ، وَعَدْلُكَ مُهْلِكِي، وَمِنْ كُلِّ عَدْلِكَ مَهْرَبِي، فَاِنْ تُعَذِّبْنِي يٰا اِلٰهِي فَبِذُنُوبِي بَعْدَ حُجَّتِكَ عَلَيَّ، وَاِنْ تَعْفُ عَنِّي فَبِحِلْمِكَ وَجُودِكَ وَكَرَمِكَ، لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ سُبْحٰانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِينَ، لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ سُبْحٰانَكَ اِنِّي

كُنْتُ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ، لا اِلٰهَ اِلاّ اَنْتَ سُبْحانَكَ اِنّي كُنْتُ مِنَ الْمُوَحِّدِينَ، لا اِلٰهَ اِلاّ اَنْتَ سُبْحانَكَ اِنّي كُنْتُ مِنَ الْخائِفِينَ، لا اِلٰهَ اِلاّ اَنْتَ سُبْحانَكَ اِنّي كُنْتُ مِنَ الْوَجِلِينَ، لا اِلٰهَ اِلاّ اَنْتَ سُبْحانَكَ اِنّي كُنْتُ مِنَ الرّاجِينَ، لا اِلٰهَ اِلاّ اَنْتَ سُبْحانَكَ اِنّي كُنْتُ مِنَ الرّاغِبِينَ، لا اِلٰهَ اِلاّ اَنْتَ سُبْحانَكَ اِنّي كُنْتُ مِنَ الْمُهَلِّلِينَ، لا اِلٰهَ اِلاّ اَنْتَ سُبْحانَكَ اِنّي كُنْتُ مِنَ السّائِلِينَ، لا اِلٰهَ اِلاّ اَنْتَ سُبْحانَكَ اِنّي كُنْتُ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ، لا اِلٰهَ اِلاّ اَنْتَ سُبْحانَكَ اِنّي كُنْتُ مِنَ الْمُكَبِّرِينَ، لا اِلٰهَ اِلاّ اَنْتَ سُبْحانَكَ رَبّي وَ رَبُّ آباءِيَ الْاَوَّلِينَ، اَللّٰهُمَّ هٰذا ثَنائي عَلَيْكَ مُمَجِّداً، وَاِخْلاصي لِذِكْرِكَ مُوَحِّداً، وَاِقْراري بِآلاءِكَ مُعَدِّداً، وَاِنْ كُنْتُ مُقِرّاً اَنّي لَمْ اُحْصِها لِكَثْرَتِها وَسُبُوغِها وَتَظاهُرِها وَتَقادُمِها اِلىٰ حادِثٍ، ما لَمْ تَزَلْ تَتَعَهَّدُني بِهِ مَعَها مُنْذُ خَلَقْتَني وَبَرَأْتَني مِنْ اَوَّلِ الْعُمْرِ مِنَ الْاِغْناءِ مِنَ الْفَقْرِ وَكَشْفِ الضُّرِّ وَتَسْبيبِ الْيُسْرِ وَدَفْعِ الْعُسْرِ وَتَفْريجِ الْكَرْبِ وَالْعافِيَةِ فِي الْبَدَنِ وَالسَّلامَةِ فِي الدّينِ، وَلَوْ رَفَدَني عَلىٰ قَدْرِ ذِكْرِ نِعْمَتِكَ جَميعُ

الْعالَمِينَ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ما قَدَرْتُ وَلا هُمْ عَلى ذٰلِكَ، تَقَدَّسْتَ وَتَعالَيْتَ مِنْ رَبٍّ كَرِيمٍ عَظِيمٍ رَحِيمٍ، لا تُحْصى آلاؤُكَ، وَلا يُبْلَغُ ثَناؤُكَ، وَلا تُكافى نَعْماؤُكَ، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاَتْمِمْ عَلَيْنا نِعَمَكَ، وَاَسْعِدْنا بِطاعَتِكَ، سُبْحانَكَ لا اِلٰهَ اِلاّ اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ السُّوءَ، وَتُغِيثُ الْمَكْرُوبَ، وَتَشْفِي السَّقِيمَ، وَتُغْنِي الْفَقِيرَ، وَتَجْبُرُ الْكَسِيرَ، وَتَرْحَمُ الصَّغِيرَ، وَتُعِينُ الْكَبِيرَ، وَلَيْسَ دُونَكَ ظَهِيرٌ، وَلا فَوْقَكَ قَدِيرٌ، وَاَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، يا مُطْلِقَ الْمُكَبَّلِ الْاَسِيرِ، يا رازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ، يا عِصْمَةَ الْخائِفِ الْمُسْتَجِيرِ، يا مَنْ لا شَرِيكَ لَهُ وَلا وَزِيرَ، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاَعْطِنِي فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ، اَفْضَلَ ما اَعْطَيْتَ وَاَنَلْتَ اَحَداً مِنْ عِبادِكَ مِنْ نِعْمَةٍ تُولِيها، وَآلاءٍ تُجَدِّدُها، وَبَلِيَّةٍ تَصْرِفُها، وَكُرْبَةٍ تَكْشِفُها، وَدَعْوَةٍ تَسْمَعُها، وَحَسَنَةٍ تَتَقَبَّلُها، وَسَيِّئَةٍ تَتَغَمَّدُها، اِنَّكَ لَطِيفٌ بِما تَشاءُ خَبِيرٌ، وَعَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَقْرَبُ مَنْ دُعِيَ، وَاَسْرَعُ مَنْ اَجابَ، وَاَكْرَمُ مَنْ عَفى، وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطى،

وَاَسْمَعُ مَنْ سُئِلَ، يٰا رَحْمٰنَ الدُّنْيٰا وَالْآخِـرَةِ وَرَحِيمَهُمٰا، لَيْسَ كَمِثْلِكَ مَسْئُولٌ وَلاٰ سِـوٰاكَ مَأْمُولٌ، دَعَوْتُكَ فَـاَجَبْتَنِي، وَسَئَلْتُكَ فَاَعْطَيْتَنِي، وَرَغِبْـتُ اِلَيْكَ فَرَحِمْتَنِي، وَوَثِقْـتُ بِكَ فَنَجَّيْتَنِي، وَفَـزِعْـتُ اِلَيْـكَ فَكَفَيْتَنِـي، اَللّٰهُمَّ فَصَـلِّ عَلـىٰ مُحَمَّـدٍ عَبْـدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ، وَعَلىٰ آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطّٰاهِرِينَ اَجْمَعِينَ، وَتَمِّمْ لَنٰا نَعْمٰاءَكَ، وَهَنِّئْنٰـا عَطٰاءَكَ، وَاكْتُبْنٰا لَكَ شٰـاكِرِينَ، وَلِآلاٰئِكَ ذٰاكِرِيـنَ، آمِينَ آمِينَ رَبَّ الْعٰالَمِيـنَ، اَللّٰهُمَّ يٰا مَنْ مَلَـكَ فَقَدَرَ، وَقَدَرَ فَقَهَـرَ، وَعُصِيَ فَسَتَرَ، وَاسْتُغْفِـرَ فَغَفَرَ، يٰـا غٰايَةَ الطّٰـالِبِينَ الرّٰاغِبِينَ، وَمُنْتَهىٰ اَمَلِ الرّٰاجِينَ، يٰا مَنْ اَحٰاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً، وَوَسِعَ الْمُسْتَقِيلِينَ رَاْفَـةً وَرَحْمَةً وَحِلْماً، اَللّٰهُمَّ اِنّٰا نَتَـوَجَّهُ اِلَيْكَ فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ، اَلَّتِي شَرَّفْتَهٰا وَعَظَّمْتَهٰا بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَخِيَرَتِـكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَاَمِينِكَ عَلـىٰ وَحْيِكَ، اَلْبَشِيرِ النَّـذِيرِ، اَلسِّـرٰاجِ الْمُنِيرِ، اَلَّـذِي اَنْعَمْتَ بِـهِ عَلَـى الْمُسْلِمِينَ، وَجَعَلْتَـهُ رَحْمَةً لِلْعٰـالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ فَصَـلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّـدٍ، كَمٰا مُحَمَّـدٌ اَهْلٌ لِـذٰلِـكَ مِنْـكَ يٰا عَظِيـمُ، فَصَـلِّ عَلَيْـهِ وَعَلىٰ آلِـهِ

الْمُنْتَجَبِينَ الطَّيِّبِينَ الطّاهِرِينَ اَجْمَعِينَ، وَتَغَمَّدْنا بِعَفْوِكَ عَنّا، فَاِلَيْكَ عَجَّتِ الْاَصْواتُ بِصُنُوفِ اللُّغاتِ، فَاجْعَلْ لَنَا اللّٰهُمَّ فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ نَصِيباً مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ بَيْنَ عِبادِكَ، وَنُورٍ تَهْدِي بِهِ، وَرَحْمَةٍ تَنْشُرُها، وَبَرَكَةٍ تُنْزِلُها، وَعافِيَةٍ تُجَلِّلُها، وَرِزْقٍ تَبْسُطُهُ، يا اَرْحَمَ الرّاحِمِينَ. اَللّٰهُمَّ اَقْلِبْنا فِي هٰذَا الْوَقْتِ مُنْجِحِينَ مُفْلِحِينَ مَبْرُورِينَ غانِمِينَ، وَلا تَجْعَلْنا مِنَ الْقانِطِينَ، وَلا تُخْلِنا مِنْ رَحْمَتِكَ، وَلا تَحْرِمْنا ما نُؤَمِّلُهُ مِنْ فَضْلِكَ، وَلا تَجْعَلْنا مِنْ رَحْمَتِكَ مَحْرُومِينَ، وَلا لِفَضْلِ ما نُؤَمِّلُهُ مِنْ عَطائِكَ قانِطِينَ، وَلا تَرُدَّنا خائِبِينَ، وَلا مِنْ بابِكَ مَطْرُودِينَ، يا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِينَ وَاَكْرَمَ الْاَكْرَمِينَ، اِلَيْكَ اَقْبَلْنا مُوقِنِينَ، وَلِبَيْتِكَ الْحَرامِ آمِّينَ قاصِدِينَ، فَاَعِنّا عَلىٰ مَناسِكِنا، وَاَكْمِلْ لَنا حَجَّنا، وَاعْفُ عَنّا وَعافِنا، فَقَدْ مَدَدْنا اِلَيْكَ اَيْدِيَنا، فَهِيَ بِذِلَّةِ الْاِعْتِرافِ مَوْسُومَةٌ. اَللّٰهُمَّ فَاَعْطِنا فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ ما سَئَلْناكَ، وَاكْفِنا مَا اسْتَكْفَيْناكَ، فَلا كافِيَ لَنا سِواكَ، وَلا رَبَّ لَنا غَيْرُكَ، نافِذٌ فِينا حُكْمُكَ، مُحِيطٌ بِنا عِلْمُكَ، عَدْلٌ فِينا قَضاؤُكَ، اِقْضِ لَنَا

الْخَيْرَ، وَاجْعَلْنٰا مِنْ اَهْلِ الْخَيْرِ، اَللّٰهُمَّ اَوْجِبْ لَنٰا بِجُودِكَ عَظِيمَ الْاَجْرِ وَكَـرِيمَ الذُّخْرِ وَدَوٰامَ الْيُسْـرِ، وَاغْفِرْ لَنٰا ذُنُوبَنٰـا اَجْمَعِينَ، وَلاٰ تُهْلِكْنٰا مَـعَ الْهٰالِكِينَ، وَلاٰ تَصْـرِفْ عَنّٰا رَاْفَتَكَ وَرَحْمَتَـكَ يٰا اَرْحَمَ الـرّٰاحِمِينَ، اَللّٰهُـمَّ اجْعَلْنٰا فِـي هٰذَا الْـوَقْتِ مِمَّـنْ سَئَلَكَ فَاَعْطَيْتَهُ، وَشَكَرَكَ فَزِدْتَهُ، وَتٰابَ اِلَيْكَ فَقَبِلْتَهُ، وَتَنَصَّلَ اِلَيْكَ مِنْ ذُنُوبِـهِ كُلِّهٰا فَغَفَـرْتَهٰا لَـهُ، يٰا ذَا الْجَـلاٰلِ وَالْاِكْرٰامِ، اَللّٰهُـمَّ وَنَقِّنٰا وَسَدِّدْنٰا وَاعْصِمْنٰـا، وَاقْبَلْ تَضَرُّعَنٰا يٰـا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ، وَيٰـا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ، يٰا مَنْ لاٰ يَخْفىٰ عَلَيهِ اِغْمٰاضُ الْجُفُونِ، وَلاٰ لَحْظُ الْعُيُـونِ، وَلاٰ مَـا اسْتَقَـرَّ فِـي الْمَكْنُـونِ، وَلاٰ مَـا انْطَـوَتْ عَلَيْـهِ مُضْـمَرٰاتُ الْقُلُـوبِ، اَلاٰ كُلُّ ذٰلِـكَ قَدْ اَحْصٰـاهُ عِلْمُكَ وَوَسِعَـهُ حِلْمُكَ، سُبْحٰانَـكَ وَتَعٰالَيْتَ عَمّٰا يَقُولُ الظّٰالِمُـونَ عُلُوّاً كَبِيراً، تُسَبِّحُ لَكَ السَّمٰوٰاتُ السَّبْعُ وَالْاَرَضُونَ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلاّٰ يُسَبِّحُ بِحَمْـدِكَ، فَلَكَ الْحَمْـدُ والْمَجْدُ وَعُلُـوُّ الْجَدِّ، يٰـا ذَا الْجَلاٰلِ وَالْاِكْـرٰامِ وَالْفَضْلِ وَالْاِنْعٰـامِ، و الْاَيٰادِي الْجِسٰـامِ، وَاَنْتَ الْجَوٰادُ الْكَرِيـمُ الرَّءُوفُ الرَّحِيمُ، اَللّٰهُمَّ اَوْسِعْ عَلَـيَّ مِنْ رِزْقِكَ

الْحَلاٰلِ، وَعٰافِنِي فِي بَدَنِي وَدِينِي، وَآمِنْ خَوْفِي وَاَعْتِقْ رَقَبَتِي مِنَ النّٰارِ، اَللّٰهُمَّ لاٰ تَمْكُرْ بِي، وَلاٰ تَسْتَدْرِجْنِي، وَلاٰ تَخْدَعْنِي، وَادْرَءْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ.

پھر حضرتؑ نے اپنا چہرہ آسمان کی طرف بلند کیا، آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور آپؑ فرمارہے تھے:

يٰا اَسْمَعَ السّٰامِعِينَ، يٰا اَبْصَرَ النّٰاظِرِينَ، وَيٰا اَسْرَعَ الْحٰاسِبِينَ، وَيٰا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ السّٰادَةِ الْمَيٰامِينَ، وَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ حٰاجَتِيَ الَّتِي اِنْ اَعْطَيْتَنِيهٰا لَمْ يَضُرَّنِي مٰا مَنَعْتَنِي، وَاِنْ مَنَعْتَنِيهٰا لَمْ يَنْفَعْنِي مٰا اَعْطَيْتَنِي، اَسْئَلُكَ فَكٰاكَ رَقَبَتِي مِنَ النّٰارِ، لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ وَحْدَكَ لاٰ شَرِيكَ لَكَ، لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنْتَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، يٰا رَبِّ يٰا رَبِّ.

پھر آپ مکرر "یارب یارب یارب" کہہ رہے تھے اور جو لوگ حضرتؑ کے گرد جمع سراپا گوش آپ کی دعا سننے میں مشغول

تھے اور صرف آمین کہہ رہے تھے ۔ حضرتؑ کے ساتھ ان کے گریہ کی آواز بھی بلند ہونے لگی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا ۔ اور لوگ مشعرالحرام کی طرف روانہ ہوگئے ۔

سید ابن طاؤس نے کتاب "اقبال" میں "یارب یارب یارب" کے بعد نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا :

اِلٰهِي اَنَا الْفَقِيرُ فِي غِنٰايَ ، فَكَيْفَ لاٰ اَكُونُ فَقِيراً فِي فَقْرِي ، اِلٰهِي اَنَا الْجٰاهِلُ فِي عِلْمِي ، فَكَيْفَ لاٰ اَكُونُ جَهُولاً فِي جَهْلِي ، اِلٰهِي اِنَّ اخْتِلاٰفَ تَدْبِيرِكَ وَسُرْعَةَ طَوٰاءِ مَقٰادِيرِكَ مَنَعٰا عِبٰادَكَ الْعٰارِفِينَ بِكَ عَنِ السُّكُونِ اِلىٰ عَطٰاءٍ وَالْيَأْسِ مِنْكَ فِي بَلاٰءٍ ، اِلٰهِي مِنِّي مٰا يَلِيقُ بِلُؤْمِي ، وَمِنْكَ مٰا يَلِيقُ بِكَرَمِكَ ، اِلٰهِي وَصَفْتَ نَفْسَكَ بِاللُّطْفِ وَالرَّأْفَةِ لِي قَبْلَ وُجُودِ ضَعْفِي ، اَفَتَمْنَعُنِي مِنْهُمٰا بَعْدَ وُجُودِ ضَعْفِي ، اِلٰهِي اِنْ ظَهَرَتِ الْمَحٰاسِنُ مِنِّي فَبِفَضْلِكَ وَلَكَ الْمِنَّةُ عَلَيَّ ، وَاِنْ ظَهَرَتِ الْمَسٰاوِي مِنِّي فَبِعَدْلِكَ وَلَكَ الْحُجَّةُ عَلَيَّ ، اِلٰهِي كَيْفَ تَكِلُنِي وَقَدْ تَكَفَّلْتَ لِي ، وَكَيْفَ اُضٰامُ وَاَنْتَ النّٰاصِرُ لِي ، اَمْ كَيْفَ اَخِيبُ وَاَنْتَ

الْحَفِيُّ بِي ، هٰا اَنَا اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِفَقْرِي اِلَيْكَ ، وَكَيْفَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِمٰا هُوَ مَحٰالٌ اَنْ يَصِلَ اِلَيْكَ ، اَمْ كَيْفَ اَشْكُو اِلَيْكَ حٰالِي وَهُوَ لاٰ يَخْفىٰ عَلَيْكَ ، اَمْ كَيْفَ اُتَرْجِمُ بِمَقٰالِي وَهُوَ مِنْكَ بَرَزٌ اِلَيْكَ ، اَمْ كَيْفَ تُخَيِّبُ آمٰالِي وَهِيَ قَدْ وَفَدَتْ اِلَيْكَ ، اَمْ كَيْفَ لاٰ تُحْسِنُ اَحْوٰالِي وَبِكَ قٰامَتْ ، اِلٰهِي مٰا اَلْطَفَكَ بِي مَعَ عَظِيمِ جَهْلِي ، وَمٰا اَرْحَمَكَ بِي مَعَ قَبِيحِ فِعْلِي ، اِلٰهِي مٰا اَقْرَبَكَ مِنّي وَاَبْعَدَنِي عَنْكَ ، وَمٰا اَرْاَفَكَ بِي فَمَا الَّذِي يَحْجُبُنِي عَنْكَ ، اِلٰهِي عَلِمْتُ بِاخْتِلاٰفِ الْآثٰارِ وَتَنَقُّلاٰتِ الْاَطْوٰارِ اَنَّ مُرٰادَكَ مِنّي اَنْ تَتَعَرَّفَ اِلَيَّ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّىٰ لاٰ اَجْهَلَكَ فِي شَيْءٍ ، اِلٰهِي كُلَّمٰا اَخْرَسَنِي لُؤْمِي اَنْطَقَنِي كَرَمُكَ ، وَكُلَّمٰا آيَسَتْنِي اَوْصٰافِي اَطْمَعَتْنِي مِنَنُكَ ، اِلٰهِي مَنْ كٰانَتْ مَحٰاسِنُهُ مَسٰاوِيَ ، فَكَيْفَ لاٰ تَكُونُ مَسٰاوِيهِ مَسٰاوِيَ ، وَمَنْ كٰانَتْ حَقٰائِقُهُ دَعٰاوِيَ ، فَكَيْفَ لاٰ تَكُونُ دَعٰاوِيهِ دَعٰاوِيَ ، اِلٰهِي حُكْمُكَ النّٰافِذُ وَمَشِيَّتُكَ الْقٰاهِرَةُ لَمْ يَتْرُكٰا لِذِي مَقٰالٍ مَقٰالاً، وَلاٰ لِذِي حٰالٍ حٰالاً. اِلٰهِي كَمْ مِنْ طٰاعَةٍ بَنَيْتُهٰا ، وَحٰالَةٍ شَيَّدْتُهٰا ، هَدَمَ اعْتِمٰادِي عَلَيْهٰا عَدْلُكَ ، بَلْ اَقٰالَنِي

مِنْها فَضْلُكَ، اِلٰهي اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنّي وَاِنْ لَمْ تَدُمِ الطّاعَةُ مِنّي فِعْلاً جَزْماً فَقَدْ دامَتْ مَحَبَّةً وَعَزْماً، اِلٰهي كَيْفَ اَعْزِمُ وَاَنْتَ الْقاهِرُ، وَكَيْفَ لا اَعْزِمُ وَاَنْتَ الآمِرُ، اِلٰهي تَرَدُّدي فِي الآثارِ يُوجِبُ بُعْدَ الْمَزارِ، فَاجْمَعْني عَلَيْكَ بِخِدْمَةٍ تُوصِلُني اِلَيْكَ، كَيْفَ يُسْتَدَلُّ عَلَيْكَ بِما هُوَ في وُجُودِهِ مُفْتَقِرٌ اِلَيْكَ، اَيَكُونُ لِغَيْرِكَ مِنَ الظُّهُورِ ما لَيْسَ لَكَ حَتّىٰ يَكُونَ هُوَ الْمُظْهِرَ لَكَ، مَتىٰ غِبْتَ حَتّىٰ تَحْتاجَ اِلىٰ دَليلٍ يَدُلُّ عَلَيْكَ، وَمَتىٰ بَعُدْتَ حَتّىٰ تَكُونَ الآثارُ هِيَ الَّتي تُوصِلُ اِلَيْكَ، عَمِيَتْ عَيْنٌ لا تَراكَ عَلَيْها رَقيباً، وَخَسِرَتْ صَفْقَةُ عَبْدٍ لَمْ تَجْعَلْ لَهُ مِنْ حُبِّكَ نَصيباً، اِلٰهي اَمَرْتَ بِالرُّجُوعِ اِلَى الآثارِ، فَاَرْجِعْني اِلَيْكَ بِكِسْوَةِ الأَنْوارِ وَهِدايَةِ الاِسْتِبْصارِ حَتّىٰ اَرْجِعَ اِلَيْكَ مِنْها كَما دَخَلْتُ اِلَيْكَ مِنْها مَصُونَ السِّرِّ عَنِ النَّظَرِ اِلَيْها، وَمَرْفُوعَ الْهِمَّةِ عَنِ الاِعْتِمادِ عَلَيْها، اِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَديرٌ، اِلٰهي هٰذا ذُلّي ظاهِرٌ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَهٰذا حالي لا يَخْفىٰ عَلَيْكَ، مِنْكَ اَطْلُبُ الْوُصُولَ اِلَيْكَ، وَبِكَ اَسْتَدِلُّ عَلَيْكَ، فَاهْدِني بِنُورِكَ اِلَيْكَ، وَاَقِمْني بِصِدْقِ الْعُبُودِيَّةِ

بَيْنَ يَدَيْكَ، اِلٰهي عَلِّمْني مِنْ عِلْمِكَ الْمَخْزُونِ، وَصُنّي بِسِتْرِكَ الْمَصُونِ، اِلٰهي حَقِّقْني بِحَقائِقِ اَهْلِ الْقُرْبِ، وَاسْلُكْ بي مَسْلَكَ اَهْلِ الْجَذْبِ، اِلٰهي اَغْنِني بِتَدْبيرِكَ لي عَنْ تَدْبيري، وَبِاخْتِيارِكَ عَنِ اخْتِياري، وَاَوْقِفْني عَلىٰ مَراكِزِ اضْطِراري، اِلٰهي اَخْرِجْني مِنْ ذُلِّ نَفْسي، وَطَهِّرْني مِنْ شَكّي وَشِرْكي قَبْلَ حُلُولِ رَمْسي، بِكَ اَنْتَصِرُ فَانْصُرْني، وَعَلَيْكَ اَتَوَكَّلُ فَلا تَكِلْني، وَاِيّاكَ اَسْئَلُ فَلا تُخَيِّبْني، وَفي فَضْلِكَ اَرْغَبُ فَلا تَحْرِمْني، وَبِجَنابِكَ اَنْتَسِبُ فَلا تُبْعِدْني، وَبِبابِكَ اَقِفُ فَلا تَطْرُدْني، اِلٰهي تَقَدَّسَ رِضاكَ اَنْ يَكُونَ لَهُ عِلَّةٌ مِنْكَ، فَكَيْفَ تَكُونُ لَهُ عِلَّةٌ مِنّي، اِلٰهي اَنْتَ الْغَنِيُّ بِذاتِكَ اَنْ يَصِلَ اِلَيْكَ النَّفْعُ مِنْكَ، فَكَيْفَ لا تَكُونُ غَنِيّاً عَنّي، اِلٰهي اِنَّ الْقَضاءَ وَالْقَدَرَ يُمَنّيني، وَاِنَّ الْهَوىٰ بِوَثائِقِ الشَّهْوَةِ اَسَرَني، فَكُنْ اَنْتَ النَّصيرَ لي حَتّىٰ تَنْصُرَني وَتُبَصِّرَني، وَاَغْنِني بِفَضْلِكَ حَتّىٰ اَسْتَغْنِيَ بِكَ عَنْ طَلَبي، اَنْتَ الَّذي اَشْرَقْتَ الْاَنْوارَ في قُلُوبِ اَوْلِيائِكَ حَتّىٰ عَرَفُوكَ وَوَحَّدُوكَ، وَاَنْتَ الَّذي اَزَلْتَ الْاَغْيارَ عَنْ قُلُوبِ اَحِبّائِكَ

حَتّىٰ لَـمْ يُحِبُّوا سِوٰاكَ ، وَلَـمْ يَلْجَئُوا اِلـىٰ غَيْرِكَ ، اَنْتَ الْمُـونِسُ لَهُـمْ حَيْثُ اَوْحَشَتْهُـمُ الْعَوٰالِـمُ ، وَاَنْـتَ الَّذِي هَـدَيْتَهُمْ حَيْـثُ اسْتَبٰانَتْ لَهُمُ الْمَعٰالِمُ ، مٰاذٰا وَجَدَ مَنْ فَقَدَكَ ، وَمَا الَّذِي فَقَدَ مَنْ وَجَدَكَ ، لَقَدْ خٰـابَ مَنْ رَضِيَ دُونَكَ بَدَلاً ، وَلَقَدْ خَسِـرَ مَنْ بَغىٰ عَنْكَ مُتَحَوِّلاً ، كَيْـفَ يُرْجىٰ سِوٰاكَ وَاَنْتَ مٰـا قَطَعْتَ الْاِحْسٰانَ ، وَكَيْفَ يُطْلَبُ مِـنْ غَيْرِكَ وَاَنْتَ مٰا بَـدَّلْتَ عٰادَةَ الْاِمْتِنٰانِ ، يٰـا مَنْ اَذٰاقَ اَحِبّٰاءَهُ حَلاٰوَةَ الْمُؤٰانَسَةِ فَقٰامُوا بَيْـنَ يَدَيْهِ مُتَمَلِّقِينَ ، وَيٰا مَنْ اَلْبَسَ اَوْلِيٰاءَهُ مَـلاٰبِسَ هَيْبَتِهِ فَقٰامُـوا بَيْنَ يَدَيْهِ مُسْتَغْفِـرِينَ ، اَنْتَ الـذّٰاكِرُ قَبْلَ الذّٰاكِـرِينَ ، وَاَنْـتَ الْبٰادِي بِـالْاِحْسٰانِ قَبْلَ تَوَجُّـهِ الْعٰابِـدِينَ ، وَاَنْتَ الْجَـوٰادُ بِالْعَطٰاءِ قَبْلَ طَلَبِ الطّٰالِبِيـنَ ، وَاَنْتَ الْوَهّٰـابُ ثُمَّ لِمٰـا وَهَبْتَ لَنٰـا مِنَ الْمُسْتَقْـرِضِينَ ، اِلٰهِـى اطْلُبْنِي بِرَحْمَتِكَ حَتّىٰ اَصِلَ اِلَيْكَ ، وَاجْذِبْنِي بِمَنِّكَ حَتّىٰ اُقْبِلَ عَلَيْكَ ، اِلٰهِي اِنَّ رَجٰاءِي لاٰ يَنْقَطِعُ عَنْكَ وَاِنْ عَصَيْتُكَ ، كَمٰا اَنَّ خَوْفِي لاٰ يُزٰايِلُنِـي وَاِنْ اَطَعْتُكَ ، فَقَدْ دَفَعَتْنِى الْعَـوٰالِمُ اِلَيْكَ ، وَقَـدْ اَوْقَعَنِي عِلْمِي بِكَرَمِكَ عَلَيْكَ ، اِلٰهِي كَيْفَ اَخِيبُ وَاَنْتَ اَمَلِي ، اَمْ كَيْفَ

أُهٰانُ وَعَلَيْكَ مُتَكَلِي ، اِلٰهِي كَيْفَ اَسْتَعِزُّ وَفِي الذِّلَّةِ اَرْكَزْتَنِي ، اَمْ كَيْفَ لاٰ اَسْتَعِزُّ وَاِلَيْكَ نَسَبْتَنِي ، اِلٰهِي كَيْفَ لاٰ اَفْتَقِرُ وَاَنْتَ الَّذِي فِي الْفُقَرٰاءِ اَقَمْتَنِي ، اَمْ كَيْفَ اَفْتَقِرُ وَاَنْتَ الَّذِي بِجُودِكَ اَغْنَيْتَنِي ، وَاَنْتَ الَّذِي لاٰ اِلٰهَ غَيْرُكَ ، تَعَرَّفْتَ لِكُلِّ شَيْءٍ فَمٰا جَهِلَكَ شَيْءٌ ، وَاَنْتَ الَّذِي تَعَرَّفْتَ اِلَيَّ فِي كُلِّ شَيْءٍ ، فَرَاَيْتُكَ ظٰاهِراً فِي كُلِّ شَيْءٍ ، وَاَنْتَ الظّٰاهِرُ لِكُلِّ شَيْءٍ ، يٰا مَنِ اسْتَوىٰ بِرَحْمٰانِيَّتِهِ فَصٰارَ الْعَرْشُ غَيْباً فِي ذٰاتِهِ ، مَحَقْتَ الْآثٰارَ بِالْآثٰارِ ، وَمَحَوْتَ الْاَغْيٰارَ بِمُحِيطٰاتِ اَفْلاٰكِ الْاَنْوارِ ، يٰا مَنِ احْتَجَبَ فِي سُرٰادِقٰاتِ عَرْشِهِ عَنْ اَنْ تُدْرِكَهُ الْاَبْصٰارُ ، يٰا مَنْ تَجَلّىٰ بِكَمٰالِ بَهٰائِهِ فَتَحَقَّقَتْ عَظَمَتُهُ الِاسْتِوٰاءَ ، كَيْفَ تَخْفىٰ وَاَنْتَ الظّٰاهِرُ ، اَمْ كَيْفَ تَغِيبُ وَاَنْتَ الرَّقِيبُ الْحٰاضِرُ ، اِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ .